REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۶

شمارہ ۲۴

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

THE WEEKLY BADR QADIAN.
PIN. 143516.

۲۸ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۱۶ احسان ۱۳۵۶ ہش ۱۶ جون ۱۹۷۷ء

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۳ احسان (جون) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۷۷/۶/۱۰ کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"حضور کو ضعف کی تکلیف چل رہی ہے۔ جس کے باعث حضور مورخہ ۷۷/۶/۳ کو جمعہ پڑھانے بھی تشریف نہ لا سکے۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۳ احسان (جون)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کل مورخہ ۱۲ جون ۷۷ء کو پاسپورٹ پر پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر رہے آمین ٭

# احبابِ جماعت اپنے پیارے امام کی آواز پر لبّیک کہیں!

## اور

# حسبِ ارشاد صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی ادائیگی کرکے رضائے الٰہی حاصل کریں!

### از مکرّم ناظر صاحب بیت المال آمد قادیان

سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعہ جہاں آج کا انسان مادی کارزارِ عمل میں بے شمار جدید قدروں اور ترقی و کامرانی کی نئی راہوں سے روشناس ہوا ہے، وہاں اخلاقی و روحانی میدان میں اپنے ہی غلط اندازِ فکر کے نتیجہ میں اُس نے بہت سے بد اثرات بھی اخذ کئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مادیت کے اِس پُرفتن دور میں جبکہ دُنیا کی بیشتر آبادی اپنے خالقِ حقیقی سے بیگانہ وش، جادۂ اخلاق و روحانیت سے دُور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ آج کا انسان عیش و طرب کے اسباب و لوازمات کی فراہمی میں تو اپنے مال کو پانی کی طرح بہانے میں بھی دریغ نہیں کرتا۔ مگر راہِ حق و صداقت میں اس سے معمولی اور حقیر سی قربانی پیش کرنے کی توقع رکھنا بھی خیالِ خام ہے۔ اِن تلخ و ناگوار حقائق کے پسِ منظر میں جب ہم غریب و کم مایہ، مٹھی بھر افرادِ جماعت کی قابلِ رشک عظیم مالی و جانی قربانیوں کا جائزہ لیتے ہیں، تو زبان اس حقیقت کا اعتراف کئے بنا نہیں رہ سکتی کہ ؎

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

صحیح اعداد و شمار سے قطع نظر ایک محتاط سے اندازے کے مطابق اگر ہم یہ کہیں، تو ہرگز مبالغہ نہ ہوگا کہ جماعت احمدیہ کے یومِ تاسیس سے لے کر آج تک اُس پر جتنے بھی شمسی سال بیتے ہیں، مخلص و ایثار پیشہ افرادِ جماعت احمدیہ نے قریباً اتنی ہی تعداد میں مالی و جانی قربانیوں کی اجتماعی تحریکات پر والہانہ لبیک کہا ہے۔ اور یہ موازنہ ہمارے لئے انتہائی ایمان افروز اور رُوحانی کیف و سُرور کا حامل ہے کہ آج جہاں دُنیا کی ساری قوموں میں ہر قسم کی مذہبی اور عمومی تقاریب مناتے وقت بہت سی لغویات اور بے نتیجہ رسوم راہ پا چکی ہیں، وہاں اسلام و احمدیت کے ان شیدائیوں نے آج تک احمدیت کی ہر سالگرہ ایک نئی قربانی میں والہانہ طریق پر حصہ لیتے ہوئے منائی ہے۔ اور اب جبکہ احمدیت پر طلوع ہونے والی دوسری عظیم الشان صدی میں چند سالوں کا مختصر سا عبوری عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ امام ہمام ایدہ اللہ الودود کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے تمام مخلصینِ جماعت "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے بابرکت منصوبہ کے تحت اسلام کی حیرت انگیز وسعت و ترقیات اور اس کے عالمگیر غلبہ پر مشتمل آنے والی صدی کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" — وسیع تر پیمانہ پر تبلیغ و اشاعتِ اسلام۔ دہریت و الحاد سے پُر متعدد مقامات پر خدائے واحد و یگانہ کے گھروں کی تعمیر۔ دُنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن حکیم کی اشاعت اور صداقت و رُوحانیت سے بے بہرہ تاریکیوں میں ایمان و ہدایت کی نئی شمعیں فروزاں کرنے کے لئے کئی نئے اسلامی مراکز کے قیام کی غرض سے جاری ہونے والی ایک عظیم الشان تحریک ہے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بابرکت منصوبہ کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد کو ان مختصر مگر انتہائی جامع اور رُوح پرور الفاظ میں بیان فرمایا تھا کہ:-

"حمد" اور "عزم" — دو لفظ ہیں جن کا مظاہرہ ۱۹۸۹ء میں ہماری جماعت کی طرف سے صد سالہ جشن کے موقعہ پر ہوگا۔ اور حمد اور عزم کے اس عظیم مظاہرہ کے لئے ہمیں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ گرامی کے مطابق قربانیاں کرنی ہیں اور وہ سکیمیں تیار کرنی ہیں جن سے اسلام کی عظمت جلد از جلد ساری دُنیا پر قائم ہو جائے۔"
(خطاب جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء)

اپنے اسی معرکۃ الآراء خطاب کے دوران حضور پُر نور نے اسلام کی عظمت و سربلندی اور فضیلت و برتری کے قیام کی غرض سے تیار کی جانے والی بعض سکیموں کی طرف اجمالی رنگ میں نشاندہی بھی فرمائی تھی۔ مثلاً:-

٭ — مشرقی و مغربی افریقہ کے تین تین اہم مقامات۔ اسی طرح فرانس، سپین۔ ناروے، سویڈن۔ اٹلی۔ ڈنمارک۔ کینیڈا۔ شمالی اور جنوبی امریکہ اور بعض دوسرے اہم ممالک میں اشاعتِ اسلام۔ اصلاح و ارشاد اور جماعتی تعلیم و تربیت کے کاموں کو فروغ دینے کی غرض سے مستقل اور فعال دینی مراکز کا قیام۔

٭ — رُوئے زمین پر آباد تمام بنی نوعِ انسانی تک قرآن مجید کے حیات آفریں پیغام اور پاکیزہ تعلیمات کو پہنچانے کی غرض سے فرانسیسی، رُوسی۔ چینی۔ ہسپانوی۔ اٹالین۔ ہاؤسا۔ دوالیسی۔ یوگوسلاوی۔ عربی۔ فارسی۔ فارسی اور بہت سی دُوسری مشہور زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی تیاری۔ طباعت اور اشاعت کا انتظام۔

٭ — دُنیا کی کم و بیش ایک سو معروف زبانوں میں بنیادی اسلامی لٹریچر کی تیاری کا کام۔

٭ — تبلیغی اعتبار سے دُنیا کے تین اہم مقامات پر اعلیٰ معیار کے تین مضبوط اور بڑے پرنٹنگ پریسوں کا قیام۔

٭ — اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے "VOICE OF. QURAN" کے نام سے ایک بڑے براڈ کاسٹنگ سٹیشن کا قیام۔

٭ — مرکزِ احمدیت میں آنے والے دُنیا بھر کی احمدی جماعتوں کے وفود کے لئے معقول اور مناسب رہائش گاہوں کی تعمیر — اور

٭ — بین الاقوامی سطح پر احمدی جماعتوں اور احباب کے درمیان (آگے دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

مالک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۶/ احسان ۱۳۵۶ ہش

# جماعت احمدیہ میں جاری نظام وصیت کی عظیم برکتیں اور موصی صاحبان کی بعض اہم ذمہ داریاں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے اڑھائی سال قبل ایک مختصر رسالہ "الوصیۃ" کے نام سے شائع فرمایا جس میں حضور نے اپنی جماعت کے لئے نہایت درجہ اہم آخری وصایا درج فرمائیں۔ احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اس رسالہ کا مطالعہ کرتے رہیں تا حضور کی یہ وصایا ہمہ وقت اُن کے پیش نظر رہیں اور پھر اُن پر کاربند رہنے کی بھی کوشش کرتے رہیں۔ اس مختصر رسالہ میں دو عظیم الشان باتوں کا بطور خاص ذکر ہوا ہے :۔

**اوّل** : خدائی وعدہ اور بشارتوں کے ماتحت حضور کے بعد جماعتی نظام کو صحیح خطوط پر قائم رکھنے اور خدمت و اشاعتِ دینِ اسلام کے اہم کام کو مستقل بنیادوں پر چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ جماعت میں نظامِ خلافت کو جاری فرمائے گا۔ اور خلافت کی یہ نعمتِ عظمیٰ جماعت کے لئے دائمی بتائی گئی ہے۔ اس سے ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی جو اُمتِ محمدیہ کے آخری دور میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قائم ہونے کی ہے، پوری ہوتی ہے۔ تو ساتھ ہی امام مہدی کے ذریعہ دینِ اسلام کی خدمت و اشاعت کے کام کو ایک واجب الاطاعت امام کی قیادت میں کامیابی و کامرانی کے ساتھ چلائے جانے کی عملی صورت کا علم ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ خدمت و اشاعت اسلام کا کام نتیجہ خیز بنیادوں پر مستقل طور پر نہیں چل سکتا جب تک کہ اس کام کو جاری رکھنے کے لئے مستقل نوعیت کے مادی وسائل حاصل نہ ہوں۔ چنانچہ ایسے وسائل کی بہم رسانی کے لئے حضور نے اس رسالہ میں جماعت کے اندر وصیت کے ایک مخصوص نظام کو جاری فرمایا ہے اور اس کے اہم اصول بیان فرمائے ہیں۔ یہ نظامِ وصیت کوئی ایسی بات نہیں جو اسلام سے باہر ہو بلکہ اسلام کی بیان کردہ بنیادی تعلیمات کے تحت دائرۂ وصیت کے اندر ایک مخصوص رنگ کا نظام ہے جسے جماعتی اصطلاح میں "نظامِ وصیت" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

سورت التکویر میں مسیح موعود و امام مہدی کے زمانہ کی بہت سی علامتوں کا ایمان افروز ذکر ہوا ہے۔ انہیں میں ایک یہ بھی کہ " وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ " کہ جب جنت قریب کر دی جائے گی۔ جس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ امام مہدی کی ہدایات کے تحت مومنوں کو ایسے اعمالِ صالحہ بجا لانے کی سعادت نصیب ہو گی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، اس کی رضا اور جنت کو حاصل کرنا آسان ہو جائے گا۔

اگر آپ رسالہ "الوصیۃ" میں مذکور نظام وصیت کی تفصیل کا مطالعہ کریں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بابرکت نظام میں حصہ لینے والے احمدیوں کو جن دو اہم ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اگر وہ بتوفیقِ الٰہی ان ذمہ داریوں کو عمر بھر پورا کرتے چلے جائیں تو خدا تعالیٰ کے وسیع فضل اور اس کی بے پایاں رحمت سے بجا طور پر امید کی جا سکتی ہے کہ ایسے افراد خدا تعالیٰ کی خوشنودی، اس کی رضا اور جنت کو حاصل کرنے والے بنیں گے۔

ان دونوں اہم ذمہ داریوں میں سے پہلی ذمہ داری تو مالی نوعیت کی ہے۔ یعنی ہر موصی حسنِ نیت کے ساتھ اپنی وصیت میں جس مقررہ شرح کے ساتھ خدمت و اشاعتِ دین کے لئے مالی قربانی دینے کا عہد کرتا ہے ان کا فرض ہے کہ عمر بھر اس عہد کو تعاہد کے ساتھ پورا کرتے چلے جائیں اس میں نہ کسی وقت ناغہ آنے دیں اور نہ ہی اس معیار میں کسی طرح کمی آنے دیں۔

جیسا کہ احباب جانتے ہیں نظامِ وصیت میں شامل ہونے کے لئے ہر موصی کو اپنی آمد اور اپنی جائیداد کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرنا ہوتی ہے۔ اس کی ماہ بماہ یا جیسی بھی صورت ہو بر وقت ادائیگی کے نتیجہ میں مرکزِ سلسلہ اُن ضروری کاموں کو جاری رکھ سکتا ہے جو خدمت و اشاعتِ دین کے سلسلہ میں ایک تنظیم کے تحت سرانجام دیئے جانے کا باقاعدہ پروگرام بنایا جاتا ہے۔ مرکز میں دفتر وصیت میں جو طریق جاری ہے اس کے مطابق ایسے موصی صاحبان جن کی کوئی آمد ہو یعنی از قسم تنخواہ۔ الاؤنس۔ پنشن۔ کسی پیشہ کی آمدنی۔ تجارت۔ ڈاکٹری۔ زراعت ٹیوشن وغیرہ۔ ان کو ہر مالی سال گزر جانے پر ایک مطبوعہ "فارم اصل آمد" ختم ہونے والے سال کی آمد معلوم کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اسی اطلاع کی بنا پر موصی کے کھاتے میں سال گزشتہ کا بجٹ درج کر کے ادائیگیوں کو محسوب کر کے حساب کو آخری شکل دی جاتی ہے۔ جو بجٹ جماعتوں کی طرف سے سال کے ابتداء میں تشخیص کر کے مرکز میں بھیجا جاتا ہے وہ موصی کے کھاتے میں درج نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ سال کے دوران میں موصی کی آمد کم و بیش ہو سکتی ہے۔ اور چونکہ موصی نے بہرحال اپنی آمد کے مطابق حصہ آمد دینا ہوتا ہے اس لئے اصل آمد معلوم ہونے کے بعد ہی بجٹ درج کھاتہ کیا جاتا ہے۔

یہ طریق بہت ہی اچھا ہے۔ لیکن اچھا اور مناسب ہونے کے باوجود دیکھا یہ گیا ہے کہ دفتر کی طرف سے جو فارم اصل آمد موصی حضرات کو بھیجے جاتے ہیں اُنہیں پُر کر کے پوری ذمہ داری اور تعاہد کے ساتھ جلد دفتر مرکزیہ میں واپس نہیں کیا جاتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کھاتہ نامکمل پڑا رہتا ہے۔ دفتر وصیت نے بجا طور پر موصی حضرات سے شکوہ کیا ہے کہ باوجود یاد دہانیوں کے بعض موصی صاحبان جواب نہیں دیتے حالانکہ اُن کا ایسا نہ کرنا خود اُن کے حق میں غیر مفید ہے۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کب اور کس وقت آخری بلاوا آ جائے۔ اور قبل اس کے کہ وہ مقررہ وقت آئے جو سب پر آنا ہے، ہر موصی کا فرض ہے کہ وہ اپنی وصیت کے حساب کتاب کو بالکل صاف رکھے تا بوقت وفات بہشتی مقبرہ میں اس کی تدفین میں کسی طرح کی کوئی روک پیدا نہ ہو — جب بڑے اخلاص سے موصی نے زندگی بھر مالی قربانیاں کر کے نظامِ وصیت میں شمولیت اختیار کی تو اس کا اہم تقاضا یہی ہے کہ اپنے دفتری حسابات کو بھی ہر وقت صاف رکھے تا بعد وفات کوئی امر تشنہ تکمیل نہ ہو جس کی تکمیل بسا اوقات ورثاء کے بس سے بھی باہر ہو جاتی ہے۔ اس لئے قبل اس کے کہ ایسا وقت آئے موصی حضرات کو خود ہی چوکس رہ کر فارم اصل آمد پُر کر کے ہر سال بھیجنا چاہیئے۔ اور اپنے کھاتوں کی تکمیل کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

حصہ آمد کے علاوہ حصہ جائیداد کی وصیت بھی ہوتی ہے۔ اس کے لئے محفوظ طریق یہی خیال کیا گیا ہے کہ ہر موصی اپنی جائیداد کا حساب کر کے (۱/۱۰ یا جس قدر اس نے وصیت کی ہے) اس کو اپنی زندگی ہی میں ادا کرنے کی صورت پیدا کرے۔ ایسی ادائیگی یکمشت بھی ہو سکتی ہے اور بالاقساط بھی۔ ایسا کرنے سے موصی اُن سب خدشات پر قابو پا لیتا ہے جو اُس کی وفات کے بعد زرِ وصیت کی عدم ادائیگی کے رنگ میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور اس طرح کی صورتیں عملی طور پر سامنے آ بھی چکی ہیں۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ ایسے حصہ جائیداد کی ادائیگی اپنی زندگی ہی میں ادا کر کے اس طرف سے اطمینان کی صورت پیدا کر لی جائے۔ یہ بھی بڑی اہم بات ہے۔ امید ہے کہ موصی حضرات اس پر بھی خاص توجہ دیں گے۔

جو کچھ اُوپر بیان ہوا یہ تو موصی صاحبان کی مالی ذمہ داری سے متعلق بات تھی۔ مالی قربانی کے ساتھ ایک دوسری ضروری اور اہم وہ شرط ہے جسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی رسالہ "الوصیۃ" کے ضمیمہ میں ساتویں نمبر کے تحت حسب ذیل الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :—

> "یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہو گا کہ جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جائے بلکہ ضروری ہو گا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو۔ اور تقویٰ طہارت کے امور کی کوشش کرنے والا ہو۔ اور مسلمان، خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوقِ عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔"
>
> (رسالہ الوصیت صفحہ ۲۹)

اس لئے موصی صاحبان کو اس بہت بڑی بلکہ بنیادی ذمہ داری کو ہمیشہ ہی پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ اور اپنی زندگی کو اسی نہج پر گزارنے کی کوشش کرنی چاہیئے تا وصیت کے اصل تقاضے کو پورا کرنے والے بنیں۔ بیشک موجودہ زمانے میں مالی قربانیاں دیتے چلے جانا بھی بڑی بات ہے اور خدا کی رضا اور اس کی خوشنودی کے حصول کا یہ بھی ایک بڑا ذریعہ ہے۔ لیکن ہر شخص کا اپنے طور پر اسلامی تعلیمات پر کاربند ہونا اور پکا اور سچا مسلمان بن کر زندگی گزارنا وہ بنیاد ہے جس پر اس کی اُخروی زندگی کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ یا اُسے وہ سواری میسر آ جاتی ہے جس کے توسط سے وہ خدا کی جنت میں داخل ہو سکتا ہے۔

پس موصی صاحبان اپنی انفرادی اور ذاتی زندگی کو مطابق تعلیم اسلام گزاریں۔ خدا کے محبوب بندے بن سکیں۔ اور ساتھ ہی اپنے پاک مالوں میں سے ایک مقررہ حصہ نظامِ وصیت کے مطابق خدمت و اشاعتِ دین کے لئے دیں تا ایسا فنڈ تیار ہو جس کے ذریعہ ایک تنظیم کے تحت اسلام کا زندگی بخش پیغام دوسرے لوگوں تک بھی مؤثر طریق پر پہنچایا جا سکے۔ اور اس طرح ہمدردی بنی نوع کا وہ اہم تقاضا پورا ہو جس کا ہر شخص ... دوسرے انسان کی نسبت قدرتی طور پر مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔

( آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر )

خطبہ جمعہ

# اس وقت دنیا میں جو بے اطمینانی اور بے چینی پائی جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے عدم توجہ اور اعراض کا نتیجہ ہے

## اگر انسان اس دنیا میں چین، سکھ اور اطمینان کی زندگی چاہتا ہے تو اسے خدا تعالیٰ کے ذکر کی طرف توجہ کرنی چاہئے

## ہمارا یقین ہے کہ جماعت احمدیہ کا قیام اس زمانہ میں ساری دنیا کو اطمینان اور سکھ پہنچانے کیلئے عمل میں لایا گیا ہے

## ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہو اور دنیا کے دکھوں کے دور ہونے اور اس کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے بکثرت دعائیں کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم شہادت ۱۳۵۶ ہش مطابق یکم اپریل ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

چند دن بیماری میں گزرے اور اب بیماری کا بقیہ ہے یعنی ضعف باقی رہا ہے۔ جمعہ شدید سر درد شروع ہو گئی تھی جس کی وجہ سے اسپرین کھانی پڑی جو خود ضعف کرتی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور صحت سے رکھے آپ کو بھی خدا تعالیٰ ہمیشہ صحت سے رکھے۔

قرآن کریم میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے ذکر سے اعراض کرنے والے ہیں وہ تنگی کی اور بے چینی کی زندگی گزارتے ہیں۔ تاریخ کے بہت سے پہلو نظر سے اوجھل رہتے ہیں کیونکہ تاریخ

**منتخب مجموعہ واقعات**

کا نام ہے اور بہت سی چیزوں کو، واقعات کو، حقائق کو تاریخ دان چھوڑ دیتا ہے۔ لیکن اگر ہم آج کی دنیا کا تجزیہ کریں۔ اس زمانے کی زندگی کا تجزیہ کریں جس میں ہم رہ رہے ہیں تو دیکھیں گے کہ ہر طرف بے چینی اور بے اطمینانی پائی جاتی ہے اخباروں میں اور ریڈیو پر آپ دوست بہت سے واقعات سنتے رہتے ہیں بعض ملکوں نے ہلاکت خیز ہتھیار بنائے۔ لیکن پھر خوف پیدا ہوا۔ اور ڈر ہے کہ اگر ان کا استعمال ہو گیا تو دنیا کے لئے بڑی خطرناک قسم کی تباہی ہے پھر کوشش شروع کی کہ ان ہلاکت خیز ہتھیاروں کو محدود کرنے کا کوئی طریق معلوم کیا جائے لیکن عقلمند آدمی حیران ہوتا ہے یہ دیکھ کر کہ ان ہلاکت خیز ہتھیاروں کو محدود کرنے کا جو طریق سوچا جاتا ہے وہ ایسا ہی ہے کہ جیسے

**دو پہلوان کشتی کر رہے ہوں**

اور ایک پہلوان دوسرے کو پچھاڑنے کے لئے داؤ لگا رہا ہو۔ یعنی نیت یہ نہیں ہے کہ واقعہ میں ان ہتھیاروں پر کوئی پابندی لگائی جائے بلکہ مقصد یہ ہے کہ اپنے حریف، اپنے مدمقابل کو کمزور کیا جائے۔ پھر جنہوں نے مہلک ہتھیاروں کے بنانے میں پہل کی اور آگے نکل گئے انہوں نے پیچھے رہنے والوں پر زور دینا شروع کیا کہ تم ہتھیاروں کو نہ بناؤ۔ اگر تم نے بنا لئے تو دنیا ہلاک ہو جائے گی (ہم نے بنا لئے تو دنیا ہلاک نہیں ہوگی) نامعقول بات ہے۔ بہرحال میں اس وقت کوئی سیاسی تبصرہ تو نہیں کرنا چاہتا نہ میرا وہ مقصد ہے۔ میں اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے ذکر سے اعراض کرے گا وہ معیشۃ ضنکا (طٰہٰ آیت ۱۲۵) میں گرفتار کیا جائے گا۔ بے اطمینانی کی زندگی بے چینی کی زندگی اسے میسر ہوگی۔ جب یہ ساری چیزیں سامنے آتی ہیں تو ہمیں اس عظیم اعلان کی صداقت و عظمت کا احساس ہوتا ہے کہ کس طرح انسان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آج سے چودہ سو سال پہلے اس طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ اگر تم تسکین اور اطمینان کی زندگی چاہتے ہو تو تمہیں

**خدا تعالیٰ کے ذکر کی طرف توجہ**

کرنی چاہئے اور اگر توجہ نہیں کرو گے تو تمہیں بے اطمینانی، بے چینی، گھبراہٹ، خوف اور دہشت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور نروس بریک ڈاؤن یعنی اعصاب پر بڑا دباؤ پڑے گا۔ اپنی حرکات اور اعمال کے نتیجہ میں۔ اگر ہم نے ایک نقطہ بنانا ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ جہنم کی زندگی ہے تو وہ جہنم کی زندگی تمہارے مقدر میں ہو جائے گی بداخلاقیاں ہیں۔ جرائم ہیں ان کی کثرت ہے۔

میں امریکہ کے دورے پر گیا تو نیویارک جو دنیا میں بہت بڑا اور عظیم شہر سمجھا جاتا ہے۔ ساری دنیا کی تنظیم U.N.O (یو۔ این۔ او) کا مرکز ہے اور بڑا ترقی یافتہ ہے۔ سو منزلہ سے بھی زیادہ منزلوں کے انہوں نے بلڈنگس بنائے ہیں اور ظاہری مادی لحاظ سے بڑی ترقی کی ہے وہاں کا یہ حال ہے کہ مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب جو اس وقت نیویارک میں مبلغ ہیں کہنے لگے (وہاں خدا کے فضل سے ہماری مسجد ہے اور مشن ہاؤس ہے) کہ جب میں یہاں آیا تو مجھے جماعت نے کہا کہ دیکھنا کہیں باہر اندھیرا نہ ہو روشنی روشنی میں واپس مشن ہاؤس آجانا ورنہ کسی گلی کے موڑ پر تم پر حملہ بھی ہو سکتا ہے۔ گویا اتنی

**بے اطمینانی کی زندگی**

وہ لوگ گزار رہے ہیں۔ عورتیں باہر نکلیں تو ان کی عزت خطرے میں ہے اتنی کثرت سے ایسے واقعات ہو رہے ہیں کہ اگر ان کی تعداد کو ہمارے ملک شائع کریں تو آپ لوگ حیران ہو جائیں لیکن ہمارے ملک میں بھی ایک طبقہ ایسا ہے جو کہتا ہے کہ جب تک ہماری زندگی اس قسم کی نہیں ہوگی جیسی نیویارک کی ہے اس وقت تک ہم ترقی یافتہ نہیں سمجھے جائیں گے۔ جب تک ہم اتنی چوریاں نہیں کرتے، جب تک ہم اتنے ڈاکے نہیں مارتے، جب تک ہم اتنی عزتیں نہیں

لوٹتے، جب تک ہم اتنی ڈکیتیاں نہیں کرتے اس وقت تک ہم مہذب نہیں سمجھے جائیں گے۔ یعنی معیشت ضمنکا بھی ہے اور اس کے بعض دوسرے پہلوؤں کو دیکھ کر غیر ترقی یافتہ قومیں اس کی طرف للچائی ہوئی نظریں بھی ڈالتی ہیں اور یہ خواہش رکھتی ہیں کہ اس قسم کے حالات ہمارے ہاں بھی پیدا ہو جائیں اور نام دیا جاتا ہے اس چیز کو آزادی کا۔

انسان کو غیر محدود آزادی تو نہیں دی گئی مثلاً انسان کا دل ہے جو خدا تعالیٰ نے اس کی دھڑکن وضع بنائی ہے اس کے مطابق دھڑکتا ہے اور ایک دن خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق خاموش ہو جاتا ہے۔ کسی کا دل اس میں آزاد نہیں ہے کہ کبھی اس کا ایک والو (VALVE) بند ہو اور کھلتا رہے لگاتار اور کبھی دوسرا ایک نظام خدا تعالیٰ کی قدرت نے قائم کیا ہے دل کے اندر اور اس کے شریانوں کے اندر، اس کے اعصاب کے اندر، اس کے پٹھوں کے اندر، اس کے خون کے دوران میں اور اسی نظام کے ماتحت وہ کام کر رہا ہے اس میں انسان آزاد نہیں ہے۔ انسان کو ایک محدود دائرے کے اندر اس لئے آزاد بنایا گیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو ہر دوسری مخلوق سے زیادہ حاصل کرنے والا ہے۔ اگر آزادی نہ ہوتی اگر وہ اپنی مرضی اور خوشی کے ساتھ

## خدا تعالیٰ کی راہ میں ایثار

اور قربانی پیش نہ کر رہا ہوتا اگر وہ علیٰ وجہ البصیرت خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت کا تعلق قائم کر کے اس کی صفات کی معرفت حاصل کرنے کے بعد تخلّقوا باخلاق اللہ کا مظاہرہ نہ کر رہا ہوتا کہ اس کی صفات کے مطابق اپنی زندگی کے دن گزارے، تو ثواب کیسا۔ ثواب تو صرف انسان کے لئے مقدر ہے جیسا کہ نہ صرف اسلام میں بلکہ جب سے سلسلہ انبیاء شروع ہوا انسان کو یہی بتایا گیا کہ ثواب تجھے ملے گا۔ اس لئے کہ تجھے آزادی ہے جہنم کبھی صرف تیرے لئے پیدا کی گئی ہے اس لئے کہ تجھے آزادی ہے اگر غلط راہ کو اختیار کرے گا تو جہنم میں چلا جائے گا۔ اور اگر صراطِ مستقیم کو اختیار کرے گا، اگر خدا تعالیٰ کی رضا جوئی میں اپنی زندگی گزارے گا۔ تو خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتیں تجھے حاصل ہو جائیں گی۔ یہ محدود اختیار ہے۔ اندھا اختیار نہیں سجاکھا اختیار ہے۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اندھا اختیار ہے ان کے متعلق قرآن کریم نے اعلان کیا کہ اگر تم دنیا میں اس قسم کے اندھے پن کا مظاہرہ کرو گے کہ اعمیٰ کا لفظ تمہارے اوپر اطلاق پائے گا تو اس زندگی میں بھی تمہیں اندھا ہی اٹھایا جائے گا۔ خدا تعالیٰ نے جو نعمتیں آنکھوں والوں کے لئے سجاکھوں کے لئے مقرر کی ہیں اس کے تم وارث نہیں ہو گے۔

پس محدود اختیار ہے اور محدود اختیار میں انسان کے لئے

## دو راستے کھلے ہیں

ایک وہ راستہ جو جہنم کی طرف لے جانے والا ہے اور ایک وہ راستہ ہے جو خدا تعالیٰ کی جنتوں کی طرف لے جانے والا ہے جو راستہ خدا تعالیٰ کی جنتوں کی طرف لے جانے والا ہے وہ امن کا راستہ، وہ سلامتی کا راستہ، وہ اطمینانِ قلب کا راستہ، وہ تسکین قلب کا راستہ ہے۔ اس واسطے مومن جو خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق رکھنے والا اور اس کی صفات کو سمجھنے والا ہے وہ جانتا ہے کہ

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد آیت ۲۹)

"ذکر اللہ" کے نتیجہ میں اطمینان قلب حاصل ہو سکتا ہے اور مومن اسے حاصل کرتا ہے خدا تعالیٰ کی جماعتوں پر کشائش اور فراخی اور خوشی اور دنیوی اعتبار سے مسرتوں کے دن بھی آتے ہیں اس وقت بھی وہ ہنستے رہتے ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی جماعتوں پر امتحان کے دن بھی آتے ہیں آزمائشیں ہیں جن میں سے بھی ان کو گذرنا پڑتا ہے اور وہ خدا کے لئے اس آزمائش کو مسکراتے چہروں کے ساتھ سہہ جاتے ہیں اور پھر وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتے ہیں۔ یہ آزمائش دنیا کی نگاہ میں سختی کے دن ہیں۔ لیکن مومن کی نگاہ میں خدا تعالیٰ کے قرب کو زیادہ حاصل کرنے کا زمانہ ہے اور خدا تعالیٰ کے قرب کا زیادہ حامل کرتا ہے مومن۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد آیت ۲۹)

لغتِ عربی ذکر کے معنی کرتے ہوئے یہ بیان کرتی ہے کہ ذکر زبان سے بھی ہوتا ہے اور دل کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے۔ زبان سے ذکر کرنے کے یہ معنی کہا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کا ورد کرو

## خدا تعالیٰ کی تقدیس کرو

تحمید کرو، اس کی حمد کرو۔ اسے ہر نقص سے پاک قرار دو، زبان کے ساتھ اقرار کرو۔ اپنے نفس کے سامنے بھی اور دنیا کے سامنے بھی کہ جس اللہ پر ہم ایمان لائے ہیں وہ قدوس ذات ہے۔ وہ ہر قسم کے نقص اور عیب اور کمزوری اور برائی سے پاک ذات ہے کسی قسم کی کمزوری اور برائی ہمارے اللہ کی طرف منسوب ہی نہیں ہو سکتی۔ اور ہر قسم کی تعریف کا سرچشمہ بھی وہی ہے۔ یعنی جہاں کہیں کسی اور میں ہمیں کوئی تعریف کے قابل چیز نظر آتی ہے اس کا سرچشمہ اور منبع خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور تمام محامد کا مرجع اس کی ذات ہے۔ ہر حمد خدا تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے۔ الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین۔ ہم یہ ورد بھی کرتے ہیں لیکن یہ جو ورد ہے یہ انسان کی محدود زندگی میں مزید حد بندیوں کے اندر بندھا ہوا ہے مثلاً ایک استاد ہے۔ وہ کلاس میں لیکچر دے رہا ہے۔ اس وقت وہ سبحان اللہ اور

## اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا ورد

نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کے دماغ کا ایک پہلو ایسا ہے جو اس محدود زندگی میں اس قسم کے حدود کے اندر بندھا ہوا نہیں اور وہ ہے ذکر بالقلب یعنی دل کے ساتھ، اپنی فراست کے ساتھ، اپنے ذہن کے ساتھ اپنے مائنڈ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے ذکر میں لگے رہنا اور اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات کو پہچاننا اور اس کی صفات کی معرفت رکھنا اور خدا تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق کو قائم کرنا، خدا تعالیٰ سے یہ تعلق بغیر کسی وجہ کے رکھنا جس کا تعلق مادی نعمتوں سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی انسان پر بیشمار مادی نعمتیں ہیں۔ لیکن ان واسطوں کے ساتھ نہیں بلکہ بلا واسطہ تعلق قائم کرنا۔ امام راغبؒ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا بزرگ دل اور بڑا صاحب فراست دماغ دیا تھا۔ انہوں نے ایک جگہ ذکر کے سلسلہ میں عربی کے معنے بتاتے ہوئے بنی اسرائیل اور امتِ محمدیہ میں مقابلہ کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو یہ کہا گیا میری نعمتیں یاد کرو اور میرا ذکر کرو اور امتِ محمدیہ کو کہا گیا کہ میرا ذکر کرو۔ وہاں نعمتوں کا کوئی ذکر نہیں بلکہ کہا گیا ہے کہ میرا ذکر کرو میں تمہیں اس کا بدلہ دوں گا اور یہ

## امّتِ محمدیہ کی خصوصیّت

ہے۔ ذاتی تعلق تو پہلوں نے بھی اپنے رب سے رکھا۔ لیکن جس رنگ میں امتِ محمدیہ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اپنے پیارے رب سے ذاتی تعلق رکھنے کی توفیق ملی وہ پہلی امتوں کو نہیں ملی۔ ذرا سے ذاتی تعلق کے لحاظ سے امتِ محمدیہ اور پہلی امتوں میں ایک بہت بڑا فرقان تمیز پیدا کرنے والا ہے کہ کچھ ہو جائے زمین و آسمان تہ و بالا ہو جائیں دنیا کے لحاظ سے زندگی اجیرن بن جائے یعنی لوگ یہ سمجھیں کہ زندگی کا ایک ایک لمحہ تکلیف میں گزرنے والا ہے جیسا کہ شعبِ ابی طالب میں کم و بیش اڑھائی سال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو اس طرح قید میں رکھا گیا کہ باہر سے کھانے پینے کا سامان بھی

نہیں جاسکا۔ خدا تعالیٰ نے ایسا سامان تو پیدا کیا کہ ان کو بھوکا نہیں مارا۔ مگر انتہائی تنگی کے زمانہ میں سے گذرے لیکن ان کے چہروں کی مسکراہٹیں تو نہیں چھینی گئی تھیں۔ اسی زمانہ میں انہوں نے اپنے رب سے اپنا تعلق تو قطع نہیں کر لیا تھا۔ اس کو کہتے ہیں تعلق ذاتی۔ خدا تعالیٰ سے

## ذاتی محبت کا تعلق

رکھنا۔ اور یہ قلب کے ساتھ ہے۔ انسان کا دل سوچتا ہے اور خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کرتا ہے خدا تعالیٰ نے جو اس جہان کو پیدا کیا اس عالمین کو پیدا کیا اس کے مختلف پہلوؤں پر جب انسان نظر رکھتا ہے تو اس نتیجے پر پہنچتا ہے اور کہتا ہے علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہے کہ میرے رب نے کسی چیز کو بے مقصد نہیں پیدا کیا۔

يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًاۚ سُبْحٰنَكَ (آل عمران آیت: ۱۹۲)

کہ تو پاک ذات ہے تو نے کوئی چیز بے مقصد نہیں بنائی۔ مومنوں پر الٰہی سلسلوں پر جو ابتلاء آتے ہیں وہ بھی بے مقصد نہیں۔ وہ ان کو مارنے کیلئے اور ہلاک کرنے کے لئے تو نہیں آیا کرتے وہ ان کی شان ظاہر کرنے کے لئے وہ ان کی روحانی ترقیات کے لئے، وہ خدا تعالیٰ کے پیار کے زیادہ حصول کے سامان پیدا کرنے کیلئے آیا کرتے ہیں۔ وہ بے مقصد نہیں ہیں ان کا مقصد ہے اور

## بڑا عظیم مقصد

ہے۔ بڑا حسین مقصد ہے۔ بڑا پیارا مقصد ہے۔ مومن یہ سوچے گا کہ ایٹم کی طاقت بے مقصد نہیں ہے اور خدا تعالیٰ نے مقصد اصولی طور پر قرآن کریم میں یہ بتایا ہے کہ

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ (الجاثیہ آیت: ۱۴)

کہ بلا استثناء ہر چیز کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ایٹم کی طاقت کا بھی یہی مقصد ہے۔ لیکن جنہوں نے ایٹم کی طاقت کو نکالا وہ اس کا استعمال کچھ حد تک صحیح بھی کر رہے ہیں اور بہت حد تک غلط بھی کر رہے ہیں یا کر سکتے ہیں۔ ایسے مہلک ہتھیار بنا لئے ہیں۔ ایک مومن کہے گا کہ ایٹم کا یہ مقصد تو نہیں کہ جو چیز انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے وہ اس کی گردن اڑا دے۔ وہ تو انسان کے فائدہ کے لئے ہی استعمال ہونی چاہیئے۔ لیکن جو خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے جو

## خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت

نہیں رکھتے جو اللہ تعالیٰ کو پہچانتے نہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق نہیں وہ ہیکنے ہیں اور دنیا کے لئے تکلیف کا اور دکھ کا سامان پیدا کرنے میں کوئی حجاب اور جھجک نہیں محسوس کرتے۔ ان میں سے بعض کو دوسروں کو تکلیف پہنچانے میں لذت محسوس ہوتی ہے اور ایک وہ تھا ہمارا آقا کہ

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ (الشعراء آیت ۴)

نیکی بجالانے کی ذمہ داری تو ہر فرد واحد کی تھی مگر وہ ایمان اور عمل صالح نہیں بجا لا رہے تھے اور ان کے لئے اور ان کی فلاح کے لئے راتوں کو تڑپ رہا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو ذکر اللہ کے نتیجے میں ایک عظیم مثال ہے جس سے بڑی اور زیادہ شان والی اور کہیں نہیں ملتی۔ پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے اسوہ بنایا گیا ہے۔ آپ کا رنگ ہمیں اپنی زندگی اور اپنے اعمال پر چڑھانا ضروری ہے۔ اس واسطے امت محمدیہ کی بھی یہ صفت ہے۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنا چاہیں ان کی یہ صفت کہ وہ کسی کا ذرا سا دکھ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

## میں نے سوچا

کئی دفعہ سوچا اور میں نے بیان بھی کیا کہ مکی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو رؤساء مکہ نے کتنا دکھ پہنچایا۔ بھوکوں مارنے کی انتہائی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے نہیں مرنے دیا یہ تو اس کی شان تھی۔ لیکن انہوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ پھر خدا تعالیٰ نے ہمارے سامنے جو اسوہ رکھنا تھا اس کو نمایاں کر کے ہمارے سامنے لانے کیلئے ان کو بتانے کے لئے کہ خدا کے بندے اور بتوں کے پجاری میں یہ فرق ہے ان کے اوپر قحط کا زمانہ وارد کیا۔ انہوں نے پیغام بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کو کہ شعب ابی طالب میں قید کر دیا گیا تھا اور کھانے کے سب راستے بند کر دیئے گئے تھے کہ اپنے بھائیوں کو بھوکا دیکھنا پسند کرو گے؟ ہم آخر تمہارے بھائی ہیں۔ ہمارے اوپر قحط کا زمانہ ہے۔ جہاں تک میں نے سوچا اور جہاں تک میرا علم ہے آپ نے ایک سیکنڈ بھی دیر نہیں کی۔ ان کی اس تکلیف کو دور کرنے میں۔ یہ درست ہے کہ مدینے میں سامان اکٹھا کرنے اور پھر مکہ تک پہنچانے کے لئے تو وقت کی ضرورت تھی لیکن اسی وقت

اس نظام کی ابتداء کر دی جس نے ان لوگوں کی، بھوکا مارنے والوں کی، بھوک کو دور کرنے اور تکلیف کو دور کرنے کے سامان کرنے تھے۔

جو شخص خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ اس کے لئے چین اور سکھ اور اطمینان کی زندگی مقدر ہو جاتی ہے۔ ہم صرف اپنے لئے سکھ نہیں چاہتے بلکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ساری دنیا کو اطمینان اور سکھ پہنچانے کے لئے

## جماعت احمدیہ کا قیام

کیا گیا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ایک طرف تو خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔ اس معنی میں کہ ہمارے دل بھی ذکر کر رہے ہوں اور ہماری زبانوں پر بھی اس کا ذکر ہو۔ اس معنی میں کہ ہمارا ذاتی تعلق اپنے رب کریم سے ہو۔ اس معنی میں کہ ہم اپنی سمجھ اور طاقت کے مطابق اس کی صفات اور اس کے اسمائے حسنہ کا عرفان رکھنے والے ہوں۔ ہمیں ان اسماء کی معرفت حاصل ہو ان کے مطابق ہم اپنی زندگیاں ڈھالنے والے ہوں۔ وہ رنگ ہم اپنے اعمال پر چڑھانے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ــــ محض انسان نہیں ــــ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے سکھ اور چین کا انتظام کرنے والے ہوں۔ اس لئے جماعت کو کثرت سے خدا تعالیٰ کے ذکر میں، دل کے ذکر میں بھی اور زبان کے ذکر میں بھی مشغول رہنا چاہیئے اور اس کے ساتھ ہی آجاتا ہے دعا کرنا۔ انسان اپنے زور سے نہ خود اپنے لئے کچھ حاصل کر سکتا ہے نہ دنیا کے لئے کچھ حاصل کر سکتا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اپنے بندوں کو اس کی توفیق عطا نہ کرے ایسا نہیں ہو سکتا۔ پس

## کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں

کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے سکھ اور چین اور ان کی بھلائی اور خیر خواہی اور ان کے دکھ کو دور کرنے کے سامان پیدا کرے اور خدا تعالیٰ ہماری مجلسوں کو بھی ایسا بنا دے کہ ان کے نتائج اس عالمین کی بھلائی کے لئے نکلیں اور ظاہر ہوں۔

اب آج ہی کچھ وقت کے بعد مشاورت ہو گی۔ اس میں ہم بیٹھیں گے، ہم سوچیں گے، ہم مشورہ کریں گے۔ ہم غور کریں گے۔ ہمارے سامنے اپنے ملک کی احمدیہ جماعت کا مثلاً بجٹ آئے گا۔ مالی قربانیاں آئیں گی۔ اب تو ساری دنیا میں جماعت ہائے احمدیہ پھیل چکی ہیں۔ ان کا پیار کا تعلق، ان کا محبت کا تعلق، ان کا

## اخوت کا تعلق

پاکستان میں بسنے والے احمدی بھائیوں سے بھی ہے اس موقع پر کہیں سے وہ خود نمائندہ بن کر آجاتے ہیں۔ کہیں سے آسکتے ہیں اور پہنچ سکتے ہیں کہیں سے نہیں پہنچ سکتے۔ وہ اپنے اپنے ملک کے بجٹ بھیجتے ہیں اور وہ مجموعی بجٹ ہمارے ملک سے اب خدا کے فضل سے آگے نکل گیا ہے اور نکلنا بھی چاہیئے کیونکہ دنیا کی آبادی کا ایک بڑا مختصر سا حصہ پاکستان میں ہے اور بہت زیادہ حصہ پاکستان سے باہر ساری دنیا میں آباد ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب دنیا کی اکثریت

## محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے

جمع ہو جائے گی تو دنیا کا رنگ ہی بدل جائے گا۔ اور ہمارا رنگ بھی بدل جائے گا پھر اور قسم کی ذمہ داریاں ہوں گی۔ پھر اور قسم کے کام ہوں گے جو کرنے ہوں گے لیکن بہرحال یہ تبدیلیاں جو زمانے کے ساتھ ساتھ آتی رہتی ہیں وہ بنیادی چیز کو تبدیل نہیں کرتیں اور وہ بنیادی چیز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت کا تعلق قائم کر کے اس کے ذکر میں مشغول رہنا اور اسی سے خیر اور برکت چاہنا اور اس کی برکت اور رحمت کو حاصل کرنا اسی کی توفیق اور اسی کے فضل کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ایسے سامان پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ ہماری مشاورت کو بھی دنیا کی خیر کے لئے بنا دے اور اس کے نتیجے ایسے نکلیں کہ دنیا کے دکھ دور ہوں اور دنیا کو سکھ پہلے سے زیادہ حاصل ہونے لگیں۔ ❊

---

**درخواست دعا:** میری چھوٹی لڑکی بشریٰ شمیم، ماہ جولائی میں فائنل ایم بی بی ایس پارٹ I کا امتحان دینے والی ہیں۔ قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو ممتاز درجے میں کامیابی عطا فرمائے اور خدمت خلق و خدمت دین کے لائق بنائے آمین۔ خاکسارہ: اللہ رکھی شمیم۔ آرہ (بہار)

# "خالدِ احمدیت" حضرت مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی ربوہ میں وفات اور بہشتی مقبرہ میں تدفین

## نمازِ جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی جس میں ہزارہا احباب شریک ہوئے

ربوہ ۳۰ ہجرت ۱۳۵۶ ہش (مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۹۷ ہجری و ۳۰ مئی ۱۹۷۷ء) آج بروز دوشنبہ بعد نماز مغرب اسلام اور احمدیت کی صفِ اوّل کے مایۂ ناز مبلغ و مجاہد فاضل اجل عالم بے بدل اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت ممتاز و جلیل القدر خادم خالد احمدیت حضرت مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کا جسدِ خاکی، ربوہ اور ملک کے دُور و نزدیک سے آئے ہوئے ہزارہا احباب جماعت کے غم ناک قلوب، الم ناک آنکھوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پُر درد و پُر سوز عاجزانہ دُعاؤں کے درمیان مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا اور اس طرح اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا وہ جانثار مجاہد اور شمع خلافت کا وہ پروانہ جو میدانِ تبلیغ و مناظرہ کا بیباک اور نڈر شہسوار تھا اور جو سلسلہ کے بزرگ علماء کے قابل جانشین کے طور پر عرصہ تک تبلیغی، علمی، تحریری، تربیتی اور تنظیمی میدان میں گراں قدر خدمات سرانجام دیتا رہا، بقضائے الٰہی اس دنیائے فانی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون ٥

تدفین سے قبل مسجد مبارک سے ملحقہ شرقی میدان میں بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کی نہایت کثیر تعداد کے علاوہ بیرونجات مثلاً لاہور، کراچی، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ساہیوال، گوجرہ، جھنگ، لائلپور، سرگودہا اور بہت سے دیگر مقامات سے بھی تشریف لانیوالے ہزارہا احمدی احباب شامل ہوئے۔

### آخری بیماری کے مختصر حالات

جیسا کہ یہ الم ناک اطلاع مختصراً پہلے شائع ہو چکی ہے حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ ۲۹، ۳۰ مئی کی درمیانی شب کو سوا ایک بجے اس جہانِ فانی سے اچانک رحلت فرما گئے تھے۔ ۲۹ مئی بروز اتوار صبح دس بجے کے قریب آپ کو خون کی پہلی قے آئی۔ اسی وقت فضلِ عمر ہسپتال کے ڈاکٹر مکرم لطیف قریشی صاحب اور مکرم لطف الرحمٰن صاحب آپ کے مکان پر پہنچ کر علاج کی ہر ممکن تدبیر بروئے کار لائے۔ وہ وقفہ وقفہ سے کئی بار آئے اور علاج کے سلسلہ میں بڑی جدوجہد کرتے رہے لیکن حالت بگڑتی ہی چلی گئی۔ خون کی قے وقفہ وقفہ سے آتی رہی حتیٰ کہ آخری بار ایک بجے رات کو آپ کو خون کی قے آئی جس نے کمزوری اور ضعف کو انتہا تک پہنچا دیا۔ سوا ایک بجے آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر کے محبوبِ حقیقی سے جا ملی۔ یوں تو عرصہ سے آپ کو شدید کھانسی اور بخار کی تکلیف تھی لیکن ڈاکٹری تشخیص کے مطابق آپ کی وفات پھیپھڑے کی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے واقع ہوئی۔

نمازِ فجر کے وقت جونہی مقامی مساجد میں آپ کی الم ناک رحلت کا اعلان کیا گیا۔ تمام محلہ جات سے احمدی مرد و عورتیں اور بچے بکثرت آپ کے مکان واقع محلہ دار الرحمت وسطی میں جمع ہونے لگے۔ وفات کے معاً بعد اس اندوہناک جماعتی صدمہ کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی زیر ہدایت حضرت مولوی صاحب کے جملہ عزیزوں کے علاوہ دُور و نزدیک کی احمدی جماعتوں کو بھی ٹیلیفون اور تار کے ذریعہ کر دی گئی بلکہ بیرونی ممالک کے مشنوں اور جماعتوں کو بھی اطلاع بھجوا دی گئی۔

### غسل اور تجہیز و تکفین

صبح چھ سات بجے آپ کو غسل دیا گیا۔ غسل اور تجہیز و تکفین میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد، مکرم مرزا عبد السمیع صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر، مکرم محمود احمد صاحب شاہد بنگالی، مکرم برکات احمد صاحب اور مکرم چوہدری محمد حسین صاحب نے حصہ لیا۔ بعد ازاں جنازہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے مکان کے ایک کمرہ میں رکھ دیا گیا جسے برف کی سلوں سے ٹھنڈا رکھنے کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔

### چہرہ کی آخری زیارت

دن بھر ہزارہا احباب اور مستورات لائنوں میں کھڑے ہو کر باری باری حضرت مولوی صاحب کے چہرہ کی آخری زیارت کرتے رہے۔ یہ سلسلہ شام کے ساڑھے چھ بجے تک برابر جاری رہا جبکہ آپ کا جنازہ مکان سے اُٹھایا گیا۔ اس وقت بہت سے افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی وہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔

### نمازِ جنازہ

چونکہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے، بھائیوں اور دیگر احباب نے مختلف مقامات سے ربوہ پہنچنا تھا۔ اس لئے نمازِ جنازہ کا وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب مقرر فرمایا۔ چنانچہ نماز مغرب سے قبل ساڑھے چھ بجے جب جنازہ آپ کے مکان سے اٹھایا گیا تو اس وقت تک ہزارہا احباب وہاں جمع ہو چکے تھے۔ جنازہ نمازِ مغرب کے قریب گولبازار کے راستے سے مسجد مبارک میں پہنچا۔ راستے میں ہر شخص کی یہ کوشش تھی کہ وہ جنازہ کو کندھا دینے کی سعادت حاصل کرے۔ نماز مغرب پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک کے مشرقی وسیع احاطہ میں تشریف لے جا کر پہلے حضرت مولوی صاحب کے عزیزوں سے تعزیت فرمائی اور پھر آپ کا چہرہ دیکھنے کے بعد نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب اتنی کثرت کے ساتھ شامل ہوئے کہ میدان اپنی وسعت کے باوجود تنگ معلوم ہوتا تھا۔ حضور نے نماز جنازہ پڑھانے کے بعد جنازہ کو کندھا بھی دیا۔

### تدفین

نماز جنازہ کے بعد تابوت مقبرہ بہشتی میں لے جایا گیا جہاں پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار والی چاردیواری کے قریب اُس قطعہ میں آپ کی تدفین ہوئی جس میں سلسلہ کے جید علماء مثلاً حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب رضی اللہ عنہ، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ وغیرہم مدفون ہیں۔ چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ناسازیٔ طبع کی وجہ سے جنازہ کے ساتھ مقبرہ بہشتی میں تشریف نہ لا سکے تھے اس لئے حضور نے محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا۔ چنانچہ تدفین مکمل ہونے پر محترم مرزا صاحب نے دعا کرائی۔ تابوت کو لحد میں اتارنے میں محترم مرزا صاحب موصوف اور محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ لائلپور کے علاوہ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے بڑے بیٹے مکرم عطاء الرحمٰن صاحب آف کراچی، آپ رضی اللہ عنہ کے بھائیوں اور دیگر عزیزوں نے بھی حصہ لیا۔

### مختصر حالاتِ زندگی

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ۱۴ اپریل ۱۹۰۴ء کو ضلع جالندھر کے ایک گاؤں کریہا (نزد کریام) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا اسمِ گرامی حضرت میاں امام الدین صاحب تھا جنہیں ۱۹۰۲ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پرائمری تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کے ماموں حضرت ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریک پر آپ کو قادیان کے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا دیا۔ جہاں پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ، حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ جیسے جلیل الشان بزرگوں اور جید استادوں کے زیر سایہ آپ کو علمی اور روحانی ترقی کے انمول مواقع میسّر آئے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ زمانہ طالب علمی ہی میں سلسلہ کی تقریری اور تحریری خدمات میں حصہ لینے لگے۔ اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خوشنودی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ۱۹۲۴ء میں آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۲۷ء میں آپ نے سلسلہ کا باقاعدہ مبلغ بننے کی توفیق پائی۔ ۱۹۳۱ء میں بٹالہ ضلع گورداسپور کے ایک جلسہ میں آپ کو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی نمائندگی کرنے کا فخر حاصل ہوا جبکہ حضور رضی اللہ عنہ نے اپنے دست مبارک سے سندِ نیابت لکھ کر انہیں عطا فرمائی۔

اوائل عمر سے ہی آپ کو بہت سے اہم مناظرات میں اسلام اور احمدیت کی نمائندگی میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔ چنانچہ آپ نے متعدد عیسائیوں اور ہندو مخالفین اسلام سے بڑے معرکہ کے کامیاب مناظرے کئے۔ اور ملک کے طول و عرض میں تشریف لے جا کر بکثرت تبلیغی دورے کئے اور جلسوں میں کامیاب تقاریر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تحریری میدان میں بھی نمایاں خدمات کی توفیق دی۔ اوائل عمر سے ہی سلسلہ کے اخبارات میں مضامین تحریر کرنے شروع کئے جن کا سلسلہ وفات تک جاری رہا۔ کم و بیش ۳۰ تصانیف فرمائیں جن میں تفہیماتِ ربانیہ، تجلیاتِ رحمانیہ، القول المبین فی تفسیر خاتم النبیین، مباحثہ مصر، مباحثہ راولپنڈی، مباحثہ مہت پور، بہائی تحریک پر تبصرہ اور وحی والہام کے متعلق اسلامی نظریہ جیسی جامع اور ضخیم کتب بھی شامل ہیں۔ تحریری میدان میں آپ کی ایک اہم خدمت ماہنامہ الفرقان کا اجراء ہے جو آپ نے قادیان سے جاری فرمایا اور ۲۵ برس متواتر آپ کی ادارت اور ذاتی نگرانی میں سلسلہ کی اہم تبلیغی اور علمی خدمت بجا لاتا رہا ہے۔

حضرت مولوی صاحب کو چار پانچ سال تک بلادِ عربیہ میں تبلیغ حق کا موقع بھی ملا۔ جہاں سے آپ نے عربی رسالہ "البشریٰ" جاری فرمایا۔ ملک میں اہم تبلیغی خدمات کے علاوہ آپ جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین کے پرنسپل اور تعلیم الاسلام کالج کے لیکچرار بھی رہے سالہا سال تک مجلس کارپرداز کے صدر اور مجلس انصار اللہ کے نائب صدر بھی رہے اور ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کی حیثیت میں

بھی اہم انتظامی اور دینی خدمات کی توفیق ملی اور خدمت کا یہ سلسلہ آخر دم تک جاری رہا حتی کہ وفات سے صرف ایک دن قبل بھی دفتر تشریف لے جا کر کام کرتے رہے۔ ۱۹۷۳ء میں سفر انگلستان کا اور ۱۹۷۶ء میں سفر ایران کا بھی آپ کو موقع ملا۔ الغرض حضرت مولوی صاحب کی قلمی، لسانی، تبلیغی، تربیتی خدمات کا ریکارڈ بہت شاندار ہے۔

آپ کو یہ فخر بھی حاصل ہوا کہ ۱۹۵۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ اور محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی آپ کو بھی خالد کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان تینوں بزرگوں کو بہت بہت بلند درجات عطا فرمائے۔

## اولاد

حضرت مولوی صاحب نے دو شادیاں کیں زوجہ اولیٰ کا نام محترمہ زینب بیگم صاحبہ تھا۔ وہ ۱۹۳۴ء میں وفات پا گئیں۔ ان کے بطن سے تین بچے پیدا ہوئے۔ یعنی محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ مرحومہ سابق مدیرہ ماہنامہ مصباح۔ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کوئٹہ اور مکرم عطاء الرحمٰن صاحب طاہر مولوی فاضل حال کراچی۔ آپ کی دوسری اہلیہ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی رضی کی صاحبزادی اور محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کی ہمشیرہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ ہیں ان سے اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں عطا فرمائیں

۱۔ مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد بی۔ اے مولوی فاضل حال مبلغ اسلام لائبیریا۔

۲۔ مکرم عطاء الرحیم صاحب حامد بی اے بی ایڈ۔ جو ان دنوں سیرالیون کے ایک احمدیہ سکول میں ٹیچر ہیں۔

۳۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے مولوی فاضل سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و نائب امام مسجد لندن حال مبلغ اسلام جاپان۔

۴۔ محترمہ امۃ الباسط ایاز صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب ایاز آف تنزانیہ۔

۵۔ امۃ المجیب جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم صاحب جاوید۔ لندن۔

۶۔ امۃ الحکیم لبیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد منیب صاحب واقفِ زندگی (ابن حضرت خان صاحب قاضی محمد رشید صاحب مرحوم)

۷۔ امۃ السمیع راشدہ صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ بہاولپور۔

۸۔ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم کریم احمد صاحب طاہر لیبیا۔

وفات کے وقت صرف دو بیٹیاں یعنی امۃ الحکیم لبیقہ صاحبہ اور امۃ السمیع راشدہ صاحبہ ربوہ میں موجود تھیں۔ بیٹوں میں سے کوئی بھی موجود نہ تھا۔ البتہ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب طاہر نمازِ جنازہ کے وقت کراچی سے ربوہ پہنچ گئے۔

حضرت مولوی صاحب کے بھائیوں میں سے دو یعنی مکرم حافظ عبدالغفور صاحب سابق مبلغ جاپان حال کراچی اور مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب جامکے ضلع سیالکوٹ نمازِ جنازہ میں شامل ہوئے اور تیسرے مکرم میاں عطاء المنان صاحب مغربی جرمنی میں مقیم ہیں۔ آپ کی دو ہمشیرگان بھی زندہ ہیں یعنی محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف صاحب ریٹائرڈ مینیجر ڈیری فارم اور محترمہ سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی رحیم بخش صاحب۔

(الفضل ۳۱ مئی ۱۹۷۷ء)

## اظہارِ تعزیت

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی وفات کا سانحہ ایک عظیم جماعتی صدمہ اور نقصان ہے ادارہ بدر اس موقعہ پر آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ، آپ کی اولاد اور دیگر تمام افرادِ خاندان کے ساتھ اور جملہ احباب جماعت سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں خاص مقام قرب عطا فرمائے، جملہ افرادِ خاندان اور جماعت کے احباب کو مومنانہ صبر کے ساتھ اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت دے اور خود اس نقصان کی تلافی فرماتے ہوئے ہم سب کو حضرت مولوی صاحب کا نمونہ اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ⁂

## درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم حیکن انصاری صاحب آف سملیہ کو تقریباً دو سال ہوئے اچانک سائیکل سے گر جانے کی وجہ سے بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ اسی دن سے علاج جاری ہے لیکن زخم ابھی تک ٹھیک نہیں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: شمس الحق خان معلم مقیم سملیہ

۲۔ میرے ہمزلف مکرم محبوب احمد خان صاحب نے ایک کنواں کھدوایا ہے جس سے میٹھا پانی نکل آیا ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں -/۱۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اور اپنی لڑکی عزیزہ شاہدہ بیگم کی صحت و تندرستی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۳) میری اہلیہ افضل بی بی صاحبہ کی صحت ٹھیک نہیں ہے صحتِ کاملہ کیلئے۔ اپنے ٹیلرنگ کے کام میں برکت کیلئے اور بیٹی کے رشتہ کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر میں -/۵ روپے ادا کئے گئے ہیں۔ خاکسار: عبدالنبی سیکرٹری مال گنگنور۔ کشمیر

# بیرونجات سے تعزیتی ٹیلیگرام اور قراردادیں!

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات حسرت آیات پر مندرجہ ذیل افراد اور جماعتوں کی طرف سے تعزیتی تاریں۔ خطوط اور قراردادیں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

### تعزیتی ٹیلیگرام و خطوط

۱۔ مکرمی عزیز رشید الدین مقیم سکندر آباد
۲۔ " یوسف احمد الہ دین صاحب سکندر آباد
۳۔ " عبدالشکور صاحب صدر جماعت احمدیہ دہلی
۴۔ " عتیق الرحمٰن صاحب مقیم حیدر آباد
۵۔ " محمد کریم اللہ نوجوان صاحب مدراس
۶۔ " محمد سلطان صاحب منورہ آباد۔ سرینگر
۷۔ " سید فضل احمد صاحب مقیم پٹنہ۔ بہار
۸۔ " مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ شاہجہانپور
۹۔ " بی۔ ایم بشیر احمد صاحب منگلور
۱۰۔ " مولوی فیض احمد صاحب مبلغ شموگہ
۱۱۔ " سیٹھ عبدالصمد صاحب یادگیر
۱۲۔ " مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے مبلغ یادگیر
۱۳۔ " سید مسعود احمد صاحب کٹکی مقیم کلکتہ
۱۴۔ " انوار الحسن صاحب مقیم فرینکفورٹ۔ جرمنی
۱۵۔ " سید عبدالباقی صاحب۔ صاحب گنج بہار۔
۱۶۔ مکرمہ آپا قدسیہ بیگم صاحبہ۔ لکھنؤ
۱۷۔ " امۃ المتین صاحبہ۔ یادگیر
۱۸۔ " مریم بیگم ملک صاحبہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ بھدرواہ
۱۹۔ مکرمی سید فضل عمر صاحب مبلغ کٹک۔
۲۰۔ مکرمی سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب سکندر آباد
۲۱۔ " سید محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور
۲۲۔ " محمد رفعت اللہ خوری صاحب۔ یادگیر
۲۳۔ " پی محمد احمد صاحب مالاباری۔ کینانور
۲۴۔ " مولوی محمد ابوالوفاء صاحب مبلغ سلسلہ کیرلہ
۲۵۔ " عبدالسلام صاحب ٹاک۔ سرینگر
۲۶۔ " بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور
۲۷۔ " مولوی عبدالمومن صاحب مبلغ رڑکی۔ یوپی
۲۸۔ " غلام رسول صاحب احمدی۔ ادنہ گام کشمیر
۲۹۔ " بشیر الدین الہ دین صاحب سکندر آباد
۳۰۔ " فاضل الہ دین صاحب۔ سکندر آباد
۳۱۔ " محمد صادق صاحب احمدی۔ حیدر آباد
۳۲۔ " چوہدری نور احمد صاحب ناصر۔ سنت نگر لاہور
۳۳۔ " محمد احمد صاحب سولیجہ۔ کانپور
۳۴۔ " طاہر احمد صاحب عارف مقیم وشاکھاپٹنم
۳۵۔ " محمد عبدالقیوم صاحب صدر جماعت احمدیہ لکھنؤ
۳۶۔ " اکرام محمد صاحب احمدی۔ رانچی۔ یوپی
۳۷۔ " عبدالسبحان صاحب گنائی صدر جماعت رشی نگر
۳۸۔ " سید محمد یونس صاحب۔ صدر جماعت احمدیہ سورو۔

### تعزیتی قراردادیں

۱۔ منجانب جماعت احمدیہ کلکتہ
۲۔ " " " بھاگلپور۔ بہار
۳۔ " " " کٹک۔ اڑیسہ
۴۔ " " " کینانور۔ کیرلہ
۵۔ " " " سرینگر
۱۱ " " " بھدرواہ
۶۔ منجانب جماعت احمدیہ حیدر آباد
۷۔ " " " شاہجہانپور۔ یوپی
۸۔ " " " آسنور۔ کشمیر
۹۔ " " " چنتہ کنٹہ۔ آندھرا
۱۰۔ " " " بھوبنیشور۔ اڑیسہ
۱۲۔ منجانب نصرت گرلز سکول قادیان

## درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم سید ناصر احمد صاحب آف جمشید پور کا بیٹا عزیز سعید جمال احمد گزشتہ دنوں پٹاخہ کھا لینے کی وجہ سے شدید بیمار ہو گیا تھا۔ جسم کا خون پھٹ کر پیشاب کے ذریعہ کافی مقدار میں باہر آنے لگا تھا۔ اور حالت کافی نازک ہو گئی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آٹھ دن ہسپتال میں رہنے کے بعد اچھا ہو کر گھر واپس آ گیا ہے الحمدللہ۔ اس خوشی میں شکرانہ کے طور پر مکرم سید ناصر احمد صاحب نے مبلغ -/۱۰ روپے اعانت بدر میں اور -/۱۰ روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

احباب سے عزیز کی کامل صحت یابی اور درازی عمر اور نیک و اقبال مند ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار:

مرزا وسیم احمد (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

۲۔ خاکسار کو کچھ عرصہ سے دائیں ہاتھ میں شدید تکلیف ہے۔ علاج جاری ہے مگر کچھ افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری اس تکلیف کو رفع کرے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: خالد احمد ولد فاروق احمد صاحب۔ کیمور جبل پور

# مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم خلافت

## (۱) شاہجہانپور (یوپی)

مؤرخہ ۲۷ مئی کو بعد نماز عشاء "احمدی ابینڈکو" میں، خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم محمد عقیل صاحب قریشی صدر جماعت نے تلاوت قرآن کریم کی، اور پھر خلافت کی ضرورت و اہمیت کے موضوع پر مختصر تقریر کی بعدہٗ عزیزم مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال نے خلافت راشدہ کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ خاکسار نے خلافت، جماعت احمدیہ کا امتیازی نشان اور اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی اہم ذمہ داریوں کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اس اجلاس میں پردے کی رعایت سے مستورات بھی شریک ہوئیں۔

خاکسار: عبد الحق فضل۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ

## (۲) یادگیر

مؤرخہ ۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ یوم خلافت، مکرم سیٹھ نثار احمد صاحب سیکرٹری ضیافت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم عبد الرؤوف صاحب جینا کی تلاوت اور مکرم ولی خاں صاحب کی نظم کے بعد صدر اجلاس نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی ظفر اللہ صاحب سعیدی نے "خلافت اللہ کے دور میں ہماری ذمہ داریوں" کے عنوان پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم محمد واجد غوری صاحب سیکرٹری تبلیغ نے کی عنوان تھا "مسئلہ خلافت"۔ تیسری تقریر مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے "برکات خلافت کے موضوع" کی۔

آخر میں خاکسار نے آیت استخلاف کی روشنی میں تقریر کی۔ بعد ازاں صدر محترم کے مختصر سے خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار: منظور احمد مبلغ یادگیر

## (۳) کوڈالی۔ (کیرلہ)

مؤرخہ ۲۸ مئی کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں مکرم ڈاکٹر سفور احمد صاحب ایم بی بی ایس صدر جماعت کی زیر صدارت مکرم وی۔ پی۔ محمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جلسہ یوم خلافت کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلے مکرم ایم۔ ٹی۔ احمد صاحب معلم مدرسہ احمدیہ کوڈالی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تقریر کا جو حضور اقدس نے لیگوس (افریقہ) میں فرمائی تھی، ملیالم ترجمہ سنایا۔ بعدہٗ مکرم محی الدین کویا صاحب نے خلافت موسوی اور خلافت محمدی کا موازنہ کرتے ہوئے خلافت احمدیہ کی خصوصیات بیان کیں۔

آخر میں خاکسار نے آیۃ استخلاف کی تشریح کرتے ہوئے خلافت احمدیہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صدارتی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

## (۴) کیننور (کیرلہ)

مؤرخہ ۲۹ مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں مکرم این حامد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت مکرم مظفر احمد صاحب کی تلاوت کے ساتھ جلسہ یوم خلافت کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم پی۔ عبد المجید صاحب۔ مکرم کے بیبی محمود صاحب۔ مکرم مولوی عبد اللہ صاحب معلم مدرسہ احمدیہ کیننور اور مکرم ای۔ طاہر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے مختصر طور پر برکات خلافت کے متعلق تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے خلافت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیوں اور عالمگیر فتح و نصرت کے بارے میں روشنی ڈالی۔

مکرم صدر صاحب کے مختصر خطاب کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ٹیپ شدہ تقریر جو حضور نے مؤرخہ ۱۱ دسمبر ۷۶ء کو جلسہ سالانہ ربوہ میں فرمائی تھی، اس کا ایک حصہ سنایا گیا جس کا ترجمہ خاکسار نے احباب کو سنایا۔

اس جلسہ میں بھی مستورات پردہ کی رعایت سے جلسے کے پروگرام سے مستفید ہوئیں۔

## (۵) پینگاڈی (کیرلہ)

مؤرخہ ۳۰ مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم زین الدین صاحب بی۔ اے صدر جماعت، مکرم عبد اللہ صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ یوم خلافت کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

خاکسار نے آیۃ استخلاف کی روشنی میں برکات خلافت پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مکرم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب نے تقریر کی اور بتایا نبوت خدا کی صفت رحمانیت سے اور خلافت صفت رحیمیت کے ساتھ تعلق رکھنے والی نعمتیں ہیں۔

آخر میں صدر اجلاس نے مختصر سا خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس میں بھی مستورات نے پردہ کی رعایت سے استفادہ کیا۔

خاکسار: محمد عمر۔ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

## (۶) سکندر آباد

مؤرخہ ۲۹ مئی کو جماعت احمدیہ سکندر آباد نے بعد نماز عصر زیر صدارت محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ، بمقام مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ سکندر آباد، جلسہ یوم خلافت منایا۔ عزیزم رشید الدین صاحب پاشا نے تلاوت قرآن مجید کی اور مکرم شکیل احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم مقصود احمد صاحب نے رسالہ الوصیت سے اقتباس پڑھ کر سنایا۔ مکرم مہر دین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ عزیزم سلطان احمد الہ دین صاحب نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی نظم خوش الحانی سے سنائی۔ پھر مکرم شکیل احمد صاحب ابن پروفیسر سمیع اللہ صاحب مقیم ایران نے جماعت احمدیہ میں خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت نے موعود خلفاء کی اہمیت بتاتے ہوئے ثابت کیا کہ کس طرح نافلہ والی پیشگوئی پوری ہوئی۔ خاکسار نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر قرار داد تعزیت پیش کی۔ آخر میں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے برکات خلافت پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا بعد جلسہ میرے بڑے لڑکے عزیزم نصیر احمد صاحب بیعت فارم پر کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: بشیر الدین الہ دین۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت

## (۷) بمبئی

مؤرخہ ۲۹ مئی کو بعد نماز عصر دار التبلیغ میں جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ جلسہ کی کارروائی خاکسار کی زیر صدارت مکرم ایم اے لطیف صاحب اور عزیزم وسیم احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مکرم پی۔ عبد الحمید صاحب نے نظم پڑھی مکرم شاکر احمد صاحب نے قدرت ثانیہ کے متعلق رسالہ الوصیت سے اقتباس پڑھ کر سنایا مکرم ٹی۔ کے سلیمان صاحب سیکرٹری تبلیغ نے خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ مکرم منور احمد صاحب گجراتی نے "مقامات خلافت، حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی نظر میں" کے موضوع پر اخبار بدر سے چند حوالہ جات پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ مکرم بشیر محمد خان صاحب نے نعمت خلافت کے عنوان پر تقریر کی اور مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت نے خلافت کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آخر میں خاکسار نے آیۃ استخلاف کی روشنی میں خلافت سے متعلق مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی۔ بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار: محمد فاروق۔ مبلغ بمبئی

## (۸) سملیہ (بہار)

مؤرخہ ۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب صدر صاحب جماعت احمدیہ سملیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ مکرم لطیف احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم حمید احمد صاحب، مکرم رضوان احمد صاحب اور مکرم تدریس احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے آیت استخلاف کی روشنی میں ایک مفصل تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم سفیر الدین صاحب نے احباب کو خلافت کے ساتھ ہر دم وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ آخر میں صدر مجلس مکرم ربانی احمد صاحب نے خلافت کی برکات پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا جلسہ ختم پذیر ہوا۔ مستورات نے بھی پردہ کی رعایت سے اس جلسہ میں شرکت کی۔

خاکسار: شمس الحق خان معلم جماعت احمدیہ سملیہ

## (۹) کلکتہ

مؤرخہ ۲۹ مئی کو لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ کلکتہ میں ۹½ بجے زیر صدارت محترم سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ، جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ اس جلسہ کا ایک حصہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات حسرت آیات پر تعزیتی رنگ میں تھا۔ چنانچہ مکرم غلام حیدر خان صاحب اجمیری کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے حضرت سیدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد محترم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے بعض مناقب اور اوصاف بیان کئے۔ بعدہٗ محترم امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے انجمن احمدیہ کلکتہ کی طرف قرار داد تعزیت پڑھ کر سنائی جس کو جملہ حاضرین نے بالاتفاق منظور کیا۔

اس اجلاس کے دوسرے حصہ میں مکرم سید مسعود احمد صاحب کٹکی نے تقریر کی۔ عنوان تھا "برکات خلافت"۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر مشتاق علی صاحب ایم۔ اے سیکرٹری تبلیغ نے آیت استخلاف کی روشنی میں جماعت احمدیہ میں استحکام خلافت کی وضاحت کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر بعنوان "مقام خلافت" خاکسار نے کی: در قرآن و حدیث کی روشنی میں وعدہ خلافت، مقام خلافت اور موجودہ زمانے میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کا ذکر کیا۔

آخر میں صدر مجلس نے اپنی صدارتی تقریر میں خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کی تلقین فرمائی۔ صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار:
سلطان احمد ظفر۔ انچارج مبلغ کلکتہ

## (۱۰) برہ پورہ (بھاگلپور)

مورخہ ۲۷ مئی بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد میں مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ بھاگلپور کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم اظہر خاں صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد عزیز وحید الدین صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

تلاوت ونظم کے بعد بچوں نے خلافت کے متعلق تقاریر کیں۔ سب سے پہلے عزیزم انور رضا خاں نے "یوم خلافت کا پس منظر" بیان کیا۔ بعد ازاں عزیزم محمد اشفاق احمد نے حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ اسی طرح عزیزم محمد آفاق احمد۔ سرور رضا خاں اور عزیزہ عائشہ صدیقہ نے بھی بڑے ہی دلچسپ انداز میں اپنی اپنی تقاریر سامعین کے سامنے پیش کیں۔

ان بچوں کے بعد مکرم سید عبد الفہیم صاحب ایم اے نے "خلافت علی منہاج نبوت کے متعلق حضور کی پیشگوئیاں" کے زیر عنوان تقریر کی۔ مکرم نظیر خاں صاحب نے "خلافت کے متعلق بزرگان کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم سید عبد القیوم صاحب نے انگریزی زبان میں خلافت ثالثہ کی برکتیں بیان کیں۔ اس کے بعد عزیز سید عبد الرفیع صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔

آخر میں صدر صاحب نے صدارتی خطاب خلافت کے متعلق فرمایا۔ بعدہٗ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار۔ سید فیروز الدین ایم ایس سی سیکرٹری تبلیغ

## (۱۱) بھدرواہ

مورخہ ۲۷ مئی کو یوم خلافت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ بھدرواہ کے زیر اہتمام مکرم ومحترم ماسٹر عبد الرزاق صاحب کی صدارت میں مسجد احمدیہ بھدرواہ میں ایک جلسہ کیا گیا۔

مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور عزیزم فاروق احمد صاحب عارف کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد صدیق صاحب خالی نے قیام خلافت کے سلسلے میں مدلل تقریر کی۔ بعدہ مکرم محمد اقبال صاحب گنائی نے برکات خلافت پر تقریر فرماتے ہوئے خلافت ثانیہ اور ثالثہ کے اہم واقعات پر روشنی ڈالی۔ پھر میر عبد الغنی صاحب نے خلافت کی تعریف میں نظم پڑھی۔ اور آخر میں مکرم صدر صاحب نے خطاب فرمایا اور پھر دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار۔ ماسٹر رحمت اللہ میر سیکرٹری تعلیم

## (۱۲) خانپور ملکی

مورخہ ۲۷ مئی بعد نماز مغرب وعشاء مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم ہارون رشید صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم انوار حسین صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد دس اطفال نے "خلافت" کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اطفال الاحمدیہ کے اس دلچسپ پروگرام کے اختتام پر خدام الاحمدیہ کے مقررین نے پانچ پانچ منٹ تک موضوع خلافت پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد مجلس انصار اللہ کے اراکین نے خلافت کے بارے میں اپنے اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ سب سے پہلے محترم محمود الحسن صاحب نے اپنے اشعار پیش کئے۔ اور "خلافت علی منہاج نبوت" کے زیر عنوان تقریر کی۔ محترم سید اصغر حسین صاحب نے "خلافت کی برکات" کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ مکرم جمال احمد صاحب نے "خلافت اور ہماری ذمہ داریاں" کا مضمون بیان کیا۔ آخر میں مکرم نظام احمد صاحب نے "خلیفہ کی اطاعت" کے زیر عنوان تقریر کی۔

آخر میں صدر محترم نے "خلافت کی برکات" کے متعلق تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسے کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار۔ مجید عالم صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی۔

## (۱۳) حیدرآباد

مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۷۷ء کو احمدیہ جوبلی ہال میں جلسہ یوم خلافت خاکسار کی زیر صدارت مکرم رشید الدین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم عبد القیوم صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ مکرم شکیل احمد صاحب نے انسانی پیدائش کی غرض بیان کرتے ہوئے آیت استخلاف کی روشنی میں تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب ایم ڈی امریکہ مقیم حیدرآباد نے خلافت کی برکات پر تقریر کی۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس کی نظم خوانی کے بعد مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے آیت استخلاف پیش کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافت اولیٰ کے آخر میں فتنہ کے آثار اور خلافت ثانیہ میں ایک گروہ کے خلافت سے علیحدگی کا مفصل ذکر کیا۔ موصوف نے خلافت سے متعلق مختلف پہلو بیان کر کے اپنی تقریر کو مزین کیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے خلافت سے متعلق ایک مفصل تقریر فرمائی۔ آخر میں خاکسار نے اپنے صدارتی خطاب میں خلافت کے قیام اور اس کے انکار کی صورت میں وعید کا ذکر کیا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

خاکسار۔ محمد عبد اللہ نائب امیر جماعت حیدرآباد۔

# قادیان میں ایک تقریبِ رخصتانہ

قادیان ۱۰ جون۔ آج بعد نماز عصر عزیزہ امۃ الرشید نرگس صاحبہ بنت مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش مرحوم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح عزیز مولوی محمد ایوب صاحب ساقب مبلغ سلسلہ سے ہو چکا تھا۔ مولوی صاحب موصوف اپنے بہنوئی اور مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء کے ساتھ بغرض شادی کشمیر سے قادیان پہنچے اور آج بعد نماز عصر شادی کی تقریب عمل میں آئی سب سے پہلے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تلاوت ونظم کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد درویشان کی کثیر تعداد برات کی صورت میں مکرم یونس احمد صاحب اسلم مرحوم کے مکان پر گئی۔ اور وہاں پر بھی تلاوت ونظم کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

اس شادی میں شرکت کرنے کے لئے مکرم یونس احمد صاحب اسلم مرحوم کے بڑے بیٹے عزیز ادریس احمد صاحب سلمہ (جو شاہجہانپور میں زیر تعلیم ہیں) آگئے تھے۔ اسی طرح مکرم یونس احمد صاحب اسلم مرحوم کے برادر نسبتی مکرم قریشی مسعود احمد صاحب مع اہلیہ۔ نسبتی بہن و بھانجہ مکرم محمد شاہد صاحب قریشی اور اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی بھی شاہجہانپور سے آگئے تھے۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین — (ایڈیٹر بدر)

# اعلاناتِ نکاح

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ نے ہفتہ زیر اشاعت مسجد مبارک قادیان میں مختلف تاریخوں پر حسب ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

(۱) — مورخہ ۹ جون کو بعد نماز عصر عزیزہ صادقہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری سعید احمد صاحب درویش قادیان کے نکاح کا اعلان عزیز مکرم حامد بشیر ملک صاحب ابن مکرم ملک بشیر احمد صاحب لندن کے ہمراہ بعوض مبلغ دس ہزار روپے حق مہر۔

(۲) — مورخہ ۱۰ جون کو بعد نماز عصر عزیزہ فہمیدہ ناز صاحبہ بنت مکرم سید منظور شاہ صاحب عامل درویش مرحوم کے نکاح کا اعلان عزیز مکرم سید سلیم احمد صاحب ابن مکرم سید محمود احمد صاحب مرحوم سکندر آباد کے ہمراہ بعوض مبلغ ۵۰۰۰/- روپے حق مہر۔

نوٹ: — مکرم سید سلیم احمد صاحب نے اس خوشی میں شکرانہ فنڈ ۵/- روپے شادی فنڈ ۵/- روپے درویش فنڈ ۵/- روپے اعانت بدر ۵/- روپے اور صدقہ ۵/- روپے ادا کئے ہیں جزاہم اللہ تعالیٰ۔

(۳) — مورخہ ۱۰ جون کو بعد نماز عصر عزیزہ امۃ السلام صاحبہ بنت مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی مبلغ سلسلہ کے نکاح کا اعلان مکرم شیخ نظام الدین صاحب ابن مکرم شیخ منیر الدین صاحب تارا کوٹ ضلع کٹک کے ہمراہ بعوض مبلغ ۲۲۰۱/- روپے حق مہر۔

(۴) — مورخہ ۱۲ جون کو بعد نماز فجر عزیزہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت مکرم عبد الرشید صاحب نیاز درویش قادیان کے نکاح کا اعلان مکرم عبد الجمیل صاحب ابن مکرم قاضی عبد الرحمٰن صاحب مغلپورہ لاہور کے ہمراہ بعوض مبلغ ۲۰۰۰/- روپے حق مہر ہوا۔

اللہ تعالیٰ ان جملہ رشتوں کو جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین (ایڈیٹر بدر)

**درخواستِ دعا۔** مکرم سید جلال الدین شاہ صاحب آف لبنہ جو کہ صرف ایک احمدی خاندان ہے وہ ان دنوں کاروباری مشکلات سے پریشان ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکے کاروبار میں برکت دے اور ہر شر سے محفوظ رکھے نیز خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔ خاکسار۔ سید بدر الدین احمد قادیان۔

# پیارے امام کی آواز پر لبیک کہیں

(بقیہ صفحہ اوّل)

براہ راست تعارف اور رابطہ قائم کرنے کی غرض سے کئے جانے والے بہت سے مفید اقدامات۔

## صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ان تمام اہم منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ اور ان منصوبوں کے ایک سرسری جائزہ سے ہی ہر مخلص احمدی بآسانی معلوم کرسکتا ہے کہ امام ہمام ایدہ اللہ الودود کی جانب سے جاری فرمودہ یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کو قریب تر لانے والی تحریک ہے۔ نیز یہ کہ سولہ سالوں پر حاوی مختصر سا یہ عبوری وقفہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی حیرت انگیز وسعت و ترقیات پر مشتمل آنے والی صدی کے استقبال کے لئے شایان شان تیاریوں کا عرصہ ہے۔ جو ہر مخلص احمدی پر بہت سی اہم اور عظیم ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک تازہ ترین پیغام کے ذریعہ احباب جماعت کو ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"مومن اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور قوتوں کو اُس کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں اور ہر نیا سال جو آتا ہے وہ خواہ اپنے ساتھ کتنی ہی مشکلات لائے مومن ہر حالت میں خدا تعالےٰ پر توکل رکھتے ہوئے قربانیوں کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کو یہ توفیق مل رہی ہے کہ ہر نیا سال ہم پر جو ذمہ داریاں عائد کرتا ہے احباب اُنہیں پورا کرتے چلے جائیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ روح پرور پیغام چونکہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے مجموعی وعدوں میں سے کم از کم ۱/۱۵ حصہ کی نئے سال کے دوران ادائیگیوں سے متعلق ہے اس لئے حضور اپنے پیغام کے آخر میں نفس مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ فروری ۱۹۷۷ء میں ختم ہو چکا ہے۔ اور اب خدا کے فضل سے اس عالمگیر منصوبہ کا چوتھا مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ احباب نے نئے سال میں اپنے کل وعدہ کا ۱/۱۵ حصہ تک ادائیگی کرنی ہے۔ و باللہ التوفیق۔"

"میں ذکر سے خدائی حکم کے مطابق احباب کو اُن ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ احباب جماعت دُعائیں کرتے ہوئے نہ صرف ہر قسم کی مالی قربانیوں سے عہدہ برآ ہوں گے بلکہ پہلے کی طرح امسال بھی اُن کا قدم رُکے گا نہیں۔ اُس کے رحم و کرم سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔"

(بدر ۲۶ رمئی ۱۹۷۷ء صـ۱)

حضور پُرنور کے یہ الفاظ عملی میدان میں ایک کمزور سے کمزور تر اور سُست رو انسان کو بھی پر پرواز بخشنے والے ہیں اور اس امر کے متقاضی ہیں کہ ایسا ہر مخلص احمدی جو اپنی کسی مجبوری کے باعث اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے سے یا اپنے مخلصانہ وعدوں کی ادائیگی کے اب تک کے مقررہ نشانہ کو پورا کرنے میں پیچھے رہ گیا ہو وہ آگے بڑھے اور ایک ہی جست میں دوسرے احباب جماعت کے شانہ بشانہ کھڑا ہو جائے۔

تاریخ احمدیت کا ۹۰ سالہ درخشندہ اور سنہری دور اس حقیقت پر شاہد ناطق ہے کہ قربانی خواہ وہ کسی بھی نوعیت کی ہو انسان کو اللہ تعالےٰ کے بے پایاں فضلوں اور بے کراں رحمتوں کا مورد بناتی ہے۔ اور ہر دو جہانوں میں اُس کے لئے ابدی جنتوں اور قلبی راحتوں کے دروازے کھول دیتی ہے۔ اور یوں انسان اللہ تعالےٰ ہی کے عطا کردہ انعامات میں سے کچھ حصہ اُس کی راہ میں دے کر اُس کی خوشنودی اور مزید بے شمار نعماء کا وارث بن جاتا ہے۔ محترم جناب روشن دین صاحب تنویر مرحوم نے اسی حقیقت کو اپنی ایک رُباعی میں کیا ہی خوبصورت اور دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔

نوع بشر اُٹھو بری رحمت خرید لو<br>
دولت ہے جس سے بیچ وہ نعمت خرید لو<br>
ہر بال میرا مال ہے جنت بھی ہے مری<br>
میرے ہی مال سے مری جنت خرید لو

پس احباب جماعت نے امام وقت کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے جس بے پناہ جذبۂ خلوص و ایثار کے ساتھ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر اپنے وعدے پیش کئے ہیں ضروری ہے کہ اُسی جذبہ کے تحت جلد از جلد ان وعدوں کو پورا کیا جائے۔ اور ادائیگی کے کم از کم اب تک کے مقررہ نشانہ کو پورا کرنے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ تاکہ اس وقت تک صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے عظیم منصوبہ کے تحت جو مفید اور نتیجہ خیز پروگرام شروع ہو چکے ہیں انہیں جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاسکے۔

اللہ تعالےٰ تمام مخلصین جماعت کو اپنے فرائض کو بہتر رنگ میں سمجھنے اور ان کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ طریق پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

# رپورٹ ماہانہ لجنات اماء اللہ بھارت

ہر لجنہ اماء اللہ کا فرض ہے کہ مہینہ ختم ہونے کے دس دن کے بعد اپنی ماہانہ رپورٹ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھجوا دیں۔ لیکن بہت کم تعداد میں رپورٹیں وصول ہوتی ہیں۔ جن لجنات نے ابھی تک ماہ اکتوبر سے لے کر رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ اب بھجوائیں جب تک رپورٹ نہ آئے مرکزی لجنہ کو کام کا علم نہیں ہوسکتا۔

ماہ اکتوبر ۱۹۷۶ء میں مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

**لجنات:-** قادیان۔ سکندر آباد۔ مدراس۔ یادگیر۔ بنگلور۔ شموگہ۔ رانچی۔ ساگر۔ کیرنگ۔ پنکال۔ کرڈاپلی۔ کینیدرا پاڑہ۔ غنچہ پاڑہ۔ بھدرواہ۔ سرونیا گاؤں۔ راٹھ۔ ارکھ پٹنہ۔ بڈھانوں۔

**ناصرات الاحمدیہ:-** قادیان۔ سکندر آباد۔ بنگلور۔ سرونیا گاؤں۔

**ماہ نومبر ۱۹۷۶ء میں لجنات:-** قادیان۔ حیدرآباد۔ سکندر آباد۔ بنگلور۔ یادگیر۔ شموگہ۔ برہ پورہ۔ کیرنگ۔ پنکال۔ کرڈاپلی۔ کینیدرا پاڑہ۔ بھدرواہ۔ سرونیا گاؤں۔ بڈھانوں۔

**ناصرات الاحمدیہ:-** قادیان۔ بنگلور۔ سرونیا گاؤں۔

**ماہ دسمبر ۱۹۷۶ء میں لجنات:-** قادیان۔ حیدرآباد۔ سکندر آباد۔ مدراس۔ یادگیر۔ بنگلور۔ شموگہ۔ کانپور۔ رانچی۔ برہ پورہ۔ کیرنگ۔ کینیدرا پاڑہ۔ دھواں ساہی۔ بھدرواہ۔ سرونیا گاؤں۔ راٹھ۔

**ناصرات الاحمدیہ:-** قادیان۔ بنگلور۔ مدراس۔ سرونیا گاؤں۔

**ماہ جنوری ۱۹۷۷ء میں لجنات:-** قادیان۔ حیدرآباد۔ سکندر آباد۔ مدراس۔ یادگیر۔ بنگلور۔ شموگہ۔ رانچی۔ چنتہ کنٹہ۔ ساگر۔ اودے پور کٹیا۔ کیرنگ۔ بھدرک۔ کینیدرہ پاڑہ۔ بھدرواہ۔ راٹھ۔ ارکھ پٹنہ۔ سونگھڑہ۔ کوٹیلہ۔ جمشید پور۔

**ناصرات الاحمدیہ:-** قادیان۔ بنگلور۔ چنتہ کنٹہ۔ شموگہ۔ مدراس۔ حیدرآباد۔

**ماہ فروری ۱۹۷۷ء میں لجنات:-** قادیان۔ حیدرآباد۔ سکندر آباد۔ مدراس۔ یادگیر۔ بنگلور۔ شموگہ۔ کلکتہ۔ رانچی۔ برہ پورہ۔ چنتہ کنٹہ۔ ساگر۔ اودے پور کٹیا۔ امروہہ۔ کیرنگ۔ پنکال۔ بھدرک۔ کرڈاپلی۔ کینیدرا پاڑہ۔ شورت۔ بھدرواہ۔ سرونیا گاؤں۔ راٹھ۔ بڈھانوں۔ سونگھڑہ۔ جمشید پور۔ رسولپور۔

**ناصرات الاحمدیہ:-** قادیان۔ شموگہ۔ مدراس۔ سرونیا گاؤں۔

**ماہ مارچ ۱۹۷۷ء میں لجنات:-** قادیان۔ شموگہ۔ حیدرآباد۔ سکندر آباد۔ یادگیر۔ بنگلور۔ کلکتہ۔ رانچی۔ برہ پورہ۔ ساگر۔ اودے پور کٹیا۔ کیرنگ۔ پنکال۔ کوسمبی۔ بھدرک۔ کرڈاپلی۔ کینیدرا پاڑہ۔ دھواں ساہی۔ شورت۔ بھدرواہ۔ سرونیا گاؤں۔ راٹھ۔ سونگھڑہ۔ جمشید پور۔ رسولپور۔

**ناصرات الاحمدیہ:-** قادیان۔ حیدرآباد۔ سکندر آباد۔ مدراس۔ سرونیا گاؤں۔

**نوٹ:-** آئندہ انشاء اللہ ہر ماہ ماہانہ رپورٹوں کی فہرست شائع کردی جائے گی۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

---

قادیان ۱۰ رجون۔ آج پنجاب اسمبلی کے الیکشن کیلئے ووٹنگ ہوئی۔ مقامی احباب جماعت نے دو ٹرز نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت میں بھی ایک پولنگ سنٹر بنایا گیا جس میں تین پولنگ بوتھ تھے۔ حضرت امیر صاحب مقامی کی ہدایت کے تحت ڈیوٹی پر آنے والے سرکاری کرمچاریوں کے قیام و طعام کا سلسلہ کیطرف سے تسلی بخش انتظام کیا گیا۔ جماعت کے متعدد افراد نے آنے والے ووٹران کو سہولیات بہم پہنچائیں اور موسم کے پیش نظر ٹھنڈے پانی سے تواضع کی گئی۔ اور سرکاری کرمچاریوں سے تعاون کیا۔ خدا کے فضل و کرم سے محلہ احمدیہ کے پولنگ سنٹر میں سارا دن ہر طرح امن و امان اور خوشکن ماحول رہا۔

اخبار قادیان ۷

۵ - مؤرخہ ۹ رجون ۱۹۷۷ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد عبید اللہ صاحب نابینائی درویش کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "عبد السلام" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں صدر دین صاحب مرحوم (صحابی) کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔ آمین۔

# قادیان میں احمدی نوجوانوں کی طرف سے خدمتِ خلق کا قابلِ قدر مظاہرہ

قادیان ۱۴ مئی - بڑا بازار قادیان میں صبح دس بجے کے قریب بڈھامل بلڈنگ کی عمارت کے نیچے دکانوں میں سے ایک دکان میں اچانک شدید آتش زنی کا واقعہ رونما ہوا - محلہ احمدیہ میں خبر پہنچتے ہی اراکین مجلس خدام الاحمدیہ قادیان بلاتاخیر بالٹیاں لیکر جائے وقوعہ پر پہنچے - اور آگ بجھانے میں غیر مسلم دوستوں کے ساتھ نمایاں رنگ میں تعاون کیا - اسی اثناء میں بٹالہ اور گورداسپور سے فائر بریگیڈ بھی پہنچ گئے - اور سب نے آگ پر قابو پانے کی کوشش کی - لیکن پلاسٹک کے جوتوں کی دکان میں آگ لگنے کے سبب پانی ڈالنے سے آگ زیادہ بلند ہوتی تھی - آہستہ آہستہ بڈھامل بلڈنگ بھی آگ کی زد میں آگئی - بالآخر جماعت احمدیہ کے نوجوانوں اور فائر بریگیڈ کے عملہ کی انتھک مساعی کے نتیجہ میں آگ پر قابو پالیا گیا - اراکینِ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی اس نمایاں خدمت کا بفضلہ تعالیٰ غیروں پر بھی بہت اچھا اثر ہوا -

اس واقعہ کے چند روز بعد آتشزنی کے نقصان کا جائزہ لینے کے لئے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور اور تحصیلدار صاحب بٹالہ جب قادیان تشریف لائے تو محلہ احمدیہ میں بھی آئے - حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور جماعت کے دیگر بزرگان کے ساتھ تبادلہ خیال کے دوران انہوں نے اس امر پر اظہارِ خوشنودی فرمایا کہ آپ لوگوں نے آتشزنی کے واقعہ میں بلالحاظ مذہب و ملت بہت خدمت کی ہے -

اللہ تعالیٰ ہماری اس خدمت کو قبول فرمائے - آمین ؟

# منظوری انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی یکم مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۹ء منظوری دی جاتی ہے - اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمتِ سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے - آمین -

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

| | |
|---|---|
| ۱ - جماعتِ احمدیہ سکندرآباد | مکرم مہر دین صاحب - |
| ۲ - جماعت احمدیہ ناصرآباد (کنی پورہ) | مکرم عبدالمنان صاحب راتھر - |
| ۳ - جماعت احمدیہ شاہجہانپور | مکرم عبدالواحد صاحب قریشی - |
| ۴ - جماعت احمدیہ رشی نگر | مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب بٹ - |
| ۵ - جماعت احمدیہ ایراپورم | مکرم پی - محمد کریم صاحب - |
| ۶ - جماعت احمدیہ ہبلی | مکرم شمس الدین صاحب بیرجی - |
| ۷ - جماعت احمدیہ میلاپالیم | مکرم اے - پی - والی عبدالقادر صاحب - |
| ۸ - جماعت احمدیہ ہاری پاریگام | مکرم محمد یوسف صاحب شیخ - |
| ۹ - جماعت احمدیہ چینتہ کنٹہ - | مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم - |
| ۱۰ - جماعت احمدیہ یادگیر | مکرم سیٹھ محمد نصرت اللہ صاحب غوری - |
| ۱۱ - جماعت احمدیہ بھدرواہ | مکرم محمد اقبال صاحب ملک - |
| ۱۲ - جماعت احمدیہ پینگاڈی | مکرم ایس - وی - محمود احمد صاحب - |
| ۱۳ - جماعت احمدیہ بمبئی | مکرم عبدالشکور صاحب ہربکر - |
| ۱۴ - جماعت احمدیہ کالیکٹ | مکرم کے - وی - حسن کویا صاحب |
| ۱۵ - جماعت احمدیہ مونگھیر | مکرم سید بشیر احمد صاحب بی ایس سی - |
| ۱۶ - جماعت احمدیہ کیناور | مکرم ای - طاہر احمد صاحب - |

## ضروری اعلان بابت رسید بکس چندہ جات

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایسی جماعتیں جن کے پاس رسید بکس ختم شدہ موجود ہیں وہ براہ مہربانی انسپکٹران سے چیکنگ کرواکر جلد از جلد دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں -

ناظر بیت المال آمد - قادیان

# نظامِ وصیت کی عظیم برکتیں!

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

ایسے ہی مقاصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ "الوصیۃ" کے اختتام میں فرمایا ہے :-

"میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں - اور اپنے قبضہ میں کر لوں - بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے - اور بہشتی زندگی پاؤ گے - بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے - مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے - تب آخری وقت میں یہ کہیں گے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ "

(رسالہ الوصیت صفحہ ۳۴)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان تمام باتوں پر صحیح طور پر عمل کرنے کی توفیق دے - ہماری سب خامیوں کو دور کرے - ہمیشہ ہی ایسی راہوں پر چلتے چلے جانے کی سعادت بخشتا رہے جن سے وہ خوشنود ہو - آمین ؟

## پتہ درکار ہے

مکرم ایس ایم یوسف صاحب ولد مکرم شیخ داؤد احمد صاحب موصی نمبر ۱۳۱۸۱ آف ساؤنت واڑی کا موجودہ ایڈریس درکار ہے - اگر وہ اس اعلان کو خود پڑھیں یا کوئی دوست جن کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو پڑھیں تو دفتر ہذا کو ایڈریس سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں -

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

## درخواستِ دعا

محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری آف حیدرآباد نے ایک نیا کام شروع کیا ہے - ڈاکٹر صاحب موصوف تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے اس کام کو بابرکت کرے - موصوف نے اعانتِ بدر میں مبلغ پانچ روپے - صدقہ میں پانچ روپے اور شکرانہ فنڈ میں پانچ روپے ادا کئے ہیں - جزاہ اللہ احسن الجزاء - لہذا احباب ان کے نئے کاروبار میں برکت کے لئے دعائیں فرمائیں -

خاکسار : حمید الدین شمس مبلغ جماعت احمدیہ حیدرآباد

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:-52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
لیدر سول اور ریشیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس کانپور -
مکھنیا بازار ۴۲/۲۹

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے
آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے !!
آٹو ونگس
Autowings
32 - SECOND MAIN Road
C.I.T. COLONY, MADRAS-600004.
PHONE :- 76350.

فہرست نمبر ۹

# منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

## برائے سال یکم مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء (ہجرت ۱۳۵۶ ہش تا شہادت ۱۳۵۹ ہش) نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں و رحمتوں سے نوازے۔ آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

### (۱) جماعت احمدیہ آسنور (کشمیر)

صدر جماعت: مکرم ماسٹر عبد الرحیم صاحب شمس۔
نائب صدر: مکرم خواجہ عبد المنان صاحب ڈار
سیکرٹری مال: مکرم ماسٹر عبد الحکیم صاحب دانی۔
سیکرٹری امور عامہ: مکرم عبد القدیر صاحب نائک۔
سیکرٹری تعلیم: " عبد الوہاب صاحب نائک۔
سیکرٹری جائیداد: " غلام محمد صاحب ریشی۔
سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم عبد الکریم صاحب ملک۔
سیکرٹری ضیافت: " عبد الخالق صاحب نائک۔
امین: مکرم محمد امین صاحب نائک۔
آڈیٹر: مکرم مسعود احمد صاحب ڈار۔
قاضی: " عبد العزیز صاحب پنڈت۔
امام الصلوٰۃ: " عبد القادر صاحب بیگ۔

### (۲) جماعت احمدیہ رورکیلا (اڑیسہ)

صدر جماعت و سیکرٹری مال: مکرم مشریف احمد خان صاحب۔
نائب صدر: مکرم جمعدار بکرم بزانی صاحب
سیکرٹری امور عامہ: مکرم جمال محمد صاحب۔
سیکرٹری تعلیم: مکرم مفلح الدین خان صاحب بی اے
سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب۔
قاضی: مکرم جمعدار عبد الصمد خان صاحب۔
سیکرٹری ضیافت: مکرم عبد الوہاب خان صاحب بی۔ اے

### (۳) جماعت احمدیہ کیندرا پاڑہ (اڑیسہ)

صدر جماعت و سیکرٹری تعلیم و سیکرٹری مال: مکرم سید غلام ابراہیم صاحب۔
نائب صدر و آڈیٹر: مکرم شیخ قطب الدین صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم شیخ محمود احمد صاحب۔
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید: مکرم شیخ مصلح احمد صاحب۔
سیکرٹری امور عامہ: مکرم شیخ عین الدین صاحب۔
امین: مکرم شیخ لیئق الدین صاحب۔

### (۴) جماعت احمدیہ ترکہ پورہ (کشمیر)

صدر جماعت: مکرم شمس الدین صاحب۔
نائب صدر: مکرم غلام نبی صاحب دانی۔
سیکرٹری مال: مکرم مبارک احمد صاحب دانی۔
سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم شریف الدین صاحب۔
سیکرٹری تعلیم: مکرم محمد شفیع صاحب۔
امام الصلوٰۃ: مکرم حبیب اللہ صاحب۔
قاضی: مکرم حکیم عبد العزیز صاحب۔

### (۵) جماعت احمدیہ کالابن کوٹلی (پونچھ کشمیر)

صدر جماعت: مکرم محمد شریف صاحب
نائب صدر: مکرم عبد الرزاق صاحب۔
سیکرٹری امور عامہ: مکرم محمد حق صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم میاں نور الدین صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم بشیر احمد صاحب پردیسی۔
سیکرٹری ضیافت: مکرم عبد الحمید صاحب۔
امین: مکرم مبشر احمد صاحب۔

### (۶) جماعت احمدیہ سانڈھن (اتر پردیش)

صدر جماعت: مکرم ریاض احمد خان صاحب۔
نائب سیکرٹری مال: مکرم عبد الرحیم صاحب۔
سیکرٹری تعلیم: مکرم برکت اللہ خان صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم شان محمد صاحب۔
سیکرٹری مال و سیکرٹری امور عامہ: مکرم بہادر خان صاحب۔

### (۷) جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (آندھرا پردیش)

صدر جماعت: مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب۔
نائب صدر: مکرم عبد الغنی صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم عبد الحی صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم
سیکرٹری تعلیم: مکرم عبد الحفیظ صاحب۔
سیکرٹری امور عامہ: مکرم محمد بشیر الدین صاحب۔
سیکرٹری تحریک جدید: مکرم ناصر احمد صاحب۔
سیکرٹری وقف جدید: مکرم سراج احمد صاحب۔
سیکرٹری جوبلی فنڈ: مکرم اقبال احمد صاحب۔
سیکرٹری ضیافت: مکرم محی الدین صاحب۔
قاضی: مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب
امام الصلوٰۃ: مکرم عبد الواحد صاحب۔

---

# حضرت مولانا ارجمند خان صاحب انتقال فرما گئے

## اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی کہ جماعت احمدیہ کے ایک اور بزرگ حضرت مولانا ارجمند خان صاحب انتقال فرما گئے ہیں۔ اِنّا للہ واِنّا الیہ راجعون۔ محترم بشارت احمد صاحب نے صوبہ انٹاریو (کینیڈا) کے کسی مقام سے بذریعہ تار محترم امیر صاحب مقامی قادیان کو ذیل کی اطلاع دی ہے:— "میرے خسر مولانا ارجمند خان صاحب سینٹ کیتھرائن ہاسپٹل ملک کینیڈا میں ۷ جون کو بروز منگل ۸ بجے شام بوجہ دل پر حملہ ہونے کے وفات پا گئے ہیں۔ دُعاؤں کی درخواست ہے"۔

آپ علاقہ یاغستان کے باشندے تھے خلافت اولیٰ میں داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے اور قادیان تشریف لے آئے۔ اور مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پائی۔ مولوی فاضل کیا اور اسی مدرسہ میں مدرس متعین ہوئے۔ بعد میں سالہا سال تک آپ جامعہ احمدیہ کے پروفیسر اور پھر وائس پرنسپل اور بعد تقسیم ملک پرنسپل بھی رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بھی آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ فقہ، منطق، اور فلسفہ کا گہرا علم رکھتے تھے۔ جب حضرت مصلح موعودؓ نے تعلیم خواتین کیلئے ایک کلاس دار المسیح میں کھولی تھی تو اس میں حضرت مولانا صاحب بھی تعلیم دیتے تھے۔ آپ مرنجاں مرنج، بہت ہی محبت کرنے والے اور سلسلہ اور خلافت کے فرمانبردار تھے۔ اعزازی طور پر ایک طویل عرصہ تک آپ سلسلہ احمدیہ کے قاضی کے طور پر بھی خدمت سرانجام دیتے رہے۔

ادارہ بدر، مرکز سلسلہ اور ہندوستان میں موجود آپ کے تلامذہ کی طرف سے آپ کی وفات پر آپ کے اہل و عیال اور برادر خورد محترم مولوی حمید اللہ خان صاحب مولوی فاضل مقیم ربوہ سے تعزیت کرتا ہے۔ احباب ان کو صبر جمیل عطا ہونے اور حضرت مرحوم کے رفع درجات کیلئے دُعا فرمائیں:

(ایڈیٹر بدر)

---

## تصحیح

اخبار بدر مؤرخہ ۲۸ اپریل ۷۷ء کے پہلے اور ۱۱ صفحہ پر جاپان میں قرآن کریم اور دیگر اسلامی لٹریچر کی نمائش کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں بعض اغلاط رہ گئی ہیں۔ احباب حسب ذیل تفصیل کے مطابق تصحیح فرمالیں:—

(۱) صفحہ اوّل کالم ۳ NHK جاپان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کا ذکر ہے سطر ۹ میں پروگرام "اردو" زبان میں کے الفاظ چاہئیں کیونکہ یہ پروگرام (اردو میں) ہندوستان اور پاکستان وغیرہ ممالک کیلئے ہوتا ہے۔

(۲) صفحہ اوّل کالم ۲ سطر ۲ غلط نام شائع ہوگیا ہے اس کی جگہ "پروفیسر رشید اسانجی کی خوشنویسی کو زیادہ سراہا گیا" کے الفاظ بدل لئے جائیں۔

(۳) صفحہ اوّل کالم ۲ سطر ۷ "اُن تصاویر سے بھی ... مشتمل تھیں" کی جگہ "اُن چارٹس سے بھی ... مشتمل تھے۔" کرلیا جائے۔

(۴) صفحہ اوّل کالم ۲ سطر ۲۲ و ۲۳ اس طرح پڑھی جائیں: "تلاوت کی ٹیپ مصر کے ایک قاری صاحب کی آواز میں خوش الحانی سے سُنائی گئی۔"

(۵) اس مضمون کا بقیہ ص ۱۱ پر ہے۔ اس میں جاپانی طالب علم کا فقرہ اس طرح پڑھا جائے:—

"میں کبھی تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ مجھے صرف ایک دن میں اسلام کے متعلق اتنی بہت ساری معلومات حاصل ہو سکیں گی"۔

(ایڈیٹر بدر)